

يَا رَسُولَ اللَّهِ

(صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ)

۷۸۶

يَا اللَّهُ

(جَلَّ جَلَالُكَ)

فریب دیا چلتے ہیں اللہ اور ایمان والوں کو اور حقیقت میں فریب نہیں دیتے
مگر اپنے جانورے کو (الآیہ)

عُلَمَاءِ دِیُوبَنْد کا دَوغِلہ کردار

بالخصوص

مہتمم قادیان

سپاہِ صحابہؓ

نقابِ کشائیؓ

(جمہیرِ ناقابلِ تردید حقائق و دلائل سے عُلَمَاءِ دِیُوبَنْد کے فرقہ جدیدِ "سپاہِ صحابہ" کے منافقانہ کردار، گستاخانہ عقائد اور اہلسنت کے ساتھ عداوت کی نقاب کشائی کی گئی ہے)

انارقلین علامہ مولانا الحاج ابوداؤد محمد صادق حبیب امیر جہانِ مصطفیٰ پاکستان

مجاہدِ اہلسنت علامہ مولانا محمد حسن علی بریلوی رضوی (میلسی)

ناشر: مکتبہ رضائے مصطفیٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ

”دارالعلوم دیوبند کے نام

کیا گردشِ دورانِ کافسوں دیکھ رہا ہوں
 دیوبند تیرا حالِ زبوں دیکھ رہا ہوں
 اللہ رے یہ مسندِ افتاء کی امانت!
 اپنوں کا بھی ہوتا ہوا انھوں دیکھ رہا ہوں
 آوارگی، فکر و نظر اہلِ حرم کی!
 ناچختہ مگر جوشِ جنوں دیکھ رہا ہوں
 جو داعیِ اسلام تھے وہ ”دیش بھگت“ ہیں
 نیرنگی، دورانِ کافسوں دیکھ رہا ہوں
 اسلاف کے دل بھی تیرے فتوؤں سے ہیں مجروح

تکفیر کا یہ شوق فسزوں دیکھ رہا ہوں
 غیروں سے ہے الفت تجھے اپنوں سے ہے الجھاؤ
 بدلا ہوا اندازِ جنوں دیکھ رہا ہوں
 یہ منصبِ افتاء رے فتوؤں کی یہ اندھیر
 فکارِ شیطانِ کافسوں دیکھ رہا ہوں
 حق گوئی و بیباکی، اسلاف کی سوگند
 تنجھ کو پئے اغراضِ ننگوں دیکھ رہا ہوں
 (ماہنامہ تحسینی دیوبند مئی ۱۹۵۷ء)

۱۹۵۷ء
 (تحسینی دیوبند مئی ۱۹۵۷ء)

دعا کی دال ہے یا جوج کی ہے ہی اس میں
 جو اس کے نوں میں نارجیم غلطاں ہے
 وطن فروشی کا واؤ بدی کی تب اس میں
 تو اس کی دال سے دہقانیت نمایاں ہے
 ملے یہ حرف تو بیچارہ دیوبند بنا
 برے خمیر سے یہ شہر ناپسند بنا

لاہور آرٹ پریس ۱۵-نیوانار کلی لاہور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي وَنُسَلِّمُ عَلَى رَسُولِ الْكَرِيمِ وَالْوَحْيِ جَمِيعِينَ)

ماتم کیا۔ اور مولوی محمود الحسن دیوبندی نے مستقل کتاب مرثیہ لکھی جس میں لکھتے ہیں۔

جہاں تھا خندہ و شادی وہاں ہے نور و ماتم (مرثیہ) نماز جنازہ :- "مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدر دیوبند نے شیعہ سے کہا کہ آپ لوگ شیعہ ہیں۔ اور میں سنی ہوں۔ اصول نماز الگ الگ ہیں۔ آپ کے جنازے کی نماز مجھ سے پڑھوانی جائز کب ہوگی؟ شیعہ نے عرض کیا کہ حضرت۔ بزرگ ہر قوم کا بزرگ ہی ہوتا ہے۔ آپ تو نماز جنازہ پڑھا ہی دیں۔ حضرت قاسم نانوتوی نے ان کے اصرار پر منظور فرمایا۔ اور جنازہ پڑھ بیٹھ گئے۔۔۔ نماز کے لئے کہا گیا تو آگے بڑھے اور نماز شروع کر دی (حاشیہ سوانح قاضی ج)۔

مشہور شیعہ عالم اور وکیل مولانا مظفر علی اظہر انتقال فرما گئے۔۔۔ نماز جنازہ دیال سنگھ کالج گراؤنڈ میں ۳۰ نومبر ۱۹۷۷ء بروز اتوار ادا کی گئی۔ نماز جنازہ صبح دس بجے حضرت عبداللہ انور (جانشین دیوبندی شیخ التفسیر مولوی احمد علی صاحب لاہور) نے پڑھائی۔

شیعہ حضرات نے اپنی نماز کا الگ لیکن اسی جگہ انتظام کیا۔ (خدا م الدین لاہور ۸ نومبر ۷۷ء ص ۷)۔ شیعہ لیڈر شمس کی نماز جنازہ میں عبدالقادر آزاد۔ مولوی تاج محمود اور ضیاء القادری مولوی نے شرکت کی۔ (نوائے وقت لاہور ۲۱-۶-۷۶)

تعزیم کی اجازت :- مولوی اشرف علی تھانوی نے کانپور کے ایک شخص سے دریافت کیا۔ سنا ہے کہ تم شیعہ ہونے کو تیار ہو اگر تم کو اسلام میں کچھ شک ہو ہم سے تحقیق کر لو۔ اس نے کہا میرے یہاں بت ہے (تعزیم بنتا ہے) پھر ہم ہندو کا ہے کو ہونے لگے۔ میں نے اسکو تعزیم کی اجازت دے دی۔

(الافاضات الیومیہ ۱۳۸، حصہ چہارم)

بعض علماء۔ اہلحدیث و دیوبند وقتاً فوقتاً تقریر و تحریر میں بریلوی اہلسنت کا اہل تشیع سے مسلکی نالہ جوڑنے اور غلط فہمی پھیلانے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ الزام اُٹینہ میں اپنا منہ دیکھنے کے مترادف ہے۔ اور درحقیقت خود ان معترضین کا اہل تشیع سے کافی حد تک اندرونی و مسلکی اتحاد ہے تفصیل کے لئے بعض دلائل و حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔

• شیعہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو (معاذ اللہ) کافر و ملعون و مردود کہتے ہیں۔ جبکہ دیوبندیوں کے نزدیک بھی صحابہ کرام کو کافر و ملعون و مردود کہنے والا سنت جماعت سے خارج نہیں ہوتا۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۴۳۔ از مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبند) اگر اہل تشیع سے اندرونی اتحاد نہیں تو ان کی اتنی رعایت کیوں؟ اور گستاخ صحابہ کی سنیت پر اصرار کیوں؟ کیا دیوبندیوں کی یہی سنیت ہے؟ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی دیوبندی کے پاس ایک سوال آیا۔ سوال و جواب دونوں ملاحظہ ہوں۔

"سوال۔ کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ہندو سنی المذنب عورت بالغہ کا نکاح زید شیعہ مذہب کے ساتھ برفضائے شرعی باپ کی تولیت میں ہو گیا۔ دریافت طلب یہ امر ہے کہ سنی و شیعہ کا تفرق مذہب کے باعث نکاح جیسا کہ ہندوستان میں شائع ہے۔ عندالشرع صحیح ہوتا ہے یا نہیں؟

الجواب :- نکاح منعقد ہو گیا۔ لہذا سب املا و ثابت الائب ہے۔ اور صحبت حلال۔ (املا و الفتاویٰ جلد ۲ ص ۱۳۸)

• شیعہ کے ماتم کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے (املا و الفتاویٰ ج ۲) • شیعہ ماتم کرتے ہیں۔ اور جب دیوبندیوں کے قلب العالم مولوی رشید احمد گنگوہی مر گئے۔ تو دیوبند بھی ماتم کردہ بن گیا۔ دیوبندیوں نے

● اجیر میں حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب دیوبندی نے اہل تعزیر کی نصرت کا فتویٰ دے دیا تھا۔ قصہ یہ تھا۔ مولانا ایک زمانہ میں اجیر تشریف رکھتے تھے۔ عشرہ محرم کا زمانہ آگیا۔ اور غالباً ایک نرس کے نیچے سے تعزیر گزرنے پر شیعہ صاحبان اور ہندوؤں میں جھگڑا ہو گیا۔۔۔ حضرت مولانا نے سکر فرمایا۔۔۔ یہ بدعت اور کفر کی لڑائی نہیں۔ بلکہ اسلام اور کفر کی لڑائی ہے۔ یہ شیعہ صاحبان کی شکست نہیں بلکہ اسلام اور مسلمانوں کی شکست ہے۔ لہذا اہل تعزیر کی نصرت کرنی چاہیے۔ (الافانسات الیومیۃ تھانوی حصہ چہارم ص ۱۳۸)

جواب دو:۔ مسلک اعلیٰ حضرت پر شیعہ نوازی کا اقرار کرنے والے جواب دیں۔ کہ ● صحابہ کرام کو ملعون و مردود کہنے والے کو سنت جماعت سے خارج نہ سمجھیں تو آپ اور آپ کے اکابر شیعوں سے سنی لڑکیوں کے نکاح کریں تو آپ اور آپ کے اکابر شیعوں کے ہاتھ کا ذبیحہ حلال بنائیں تو آپ اور آپ کے اکابر تعزیر کی اجازت دیں تو آپ ہندوؤں اور شیعوں کے جھگڑے کو کفر و اسلام کا جھگڑا قرار دیں اور اہل تعزیر کی نصرت کریں تو آپ ماتم کریں اور مرثیہ لکھیں تو آپ شیعہ رہنماؤں کی نماز جنازہ پڑھیں تو آپ اور آپ کے اکابر اور یہ سب پاڑ پیلنے کے لید اور دیوبند شیعہ بھائی بھائی کا عملی مظاہرہ کرنے کے باوجود بڑی اہلسنت پر ناحق طعنہ زنی کرنا سراسر کذب بیانی و بددیانتی کا ارتکاب نہیں تو اور کیا ہے۔ ہم نے علماء دیوبند کی شیعہ نوازی کے جو شاہد پیش کئے ہیں۔ اس کا کیا جواب ہے؟ ظالمو حساب دو جو اہل جواب دو۔

سپاہ صحابہ:۔ دیوبندی تنظیم "سپاہ صحابہ" پر بالخصوص لازم ہے۔ کہ اگر وہ سپاہ صحابہ ہونے میں سچے اور مخلص ہیں۔ تو اپنے گھر بھی خبر لیں۔ اور شیعہ سے تعلق و بھائی چارہ کے متعلق ان کے اکابر کے جو فتاویٰ و حوالہ جات ہم نے پیش کئے ہیں ان کا جواب دیں۔ ورنہ صاف ظاہر ہے۔ کہ شیعوں سے ان کی محاذ آرائی صرف

و اخلاص پر مبنی نہیں۔ بلکہ سیاسی مفاد و ایکشن لڑنے کے لئے یہ سارا شور و شر ہے۔ ورنہ وجہ فرق کیا ہے۔ کہ شیعوں کے لئے اتنی گرجو شئی اور اپنے اکابر دیوبند کے متعلق اس قدر سرد مہری اور لبوں پر مہر سکوت کیوں؟

یہی کچھ نہیں۔۔۔ دیوبندی قطب العالم مولوی رشید احمد گنگوہی نے لکھا ہے۔ کہ "شیعہ مسجد لوجہ اللہ تعالیٰ بنا دے تو وہ مسجد ہے (نماز پڑھنے کا) ثواب مسجد کا کمیں ہو گا۔" (فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۸۷) جب بقول گنگوہی شیعہ کا لوجہ اللہ (رضاء الہی) کے لئے عمل معتبر اور اہل اسلام کی مساجد کی طرح شیعہ کی مسجد میں نماز پڑھنے کا ثواب بھی اسی طرح۔ ثواب جھگڑا و تفرقہ کس لئے محاذ آرائی کا نہیں۔ یہ تو یکجائی کا مقام ہے۔ سو جو اور خلق خدا کو دھوکہ دے رہا ہے۔ **سپاہ صحابہ:**۔ کے بالکل برعکس گنگوہی صاحب کا مریح فتویٰ ہے۔ کہ جو لوگ شیعہ کو فاسق کہتے ہیں۔ ان کے نزدیک ان کی تمیز تکفین حسب قاعدہ ہونا چاہیے۔ اور بندہ بھی ان کو تکفیر نہیں کرتا۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۸۷)

مفتیان دیوبند:۔ یہی اس بات کا فیصلہ کر سکتے ہیں۔ کہ کافر کافر شیعہ کافر کہتے دے سپاہ صحابہ کے علماء دیوبند بھولے ہیں یا دیوبندی امام گنگوہی صاحب جمعوئے ہیں۔ جن کا مریح فتویٰ ہے۔ کہ بندہ شیعہ کی تکفیر نہیں کرتا۔ کافر تو کافر۔ فتاویٰ رشیدیہ کی روشنی میں تو شیعہ ضال اور گمراہ بھی نہیں بلکہ محض فاسق و گنہگار ہیں۔ جیسا کہ عدم تکفیر کے فتویٰ مذکور میں انہیں فاسق کہتے ہیں کی ہمنوائی کی ہے۔ اور ان کی تہمت و تکفین حسب قاعدہ ہونے کا فتویٰ دیا ہے۔ اور ● عدم تکفیر کی مراحت کی طرح دوسری جگہ بھی مراحت لکھا ہے۔ کہ جو شخص عفرات صحابہ کی بے ادبی کرے وہ فاسق ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۸۷) **تعزیر داروں:**۔ اور مرثیہ خوانوں کے متعلق فتویٰ دیا ہے۔ کہ یہ لوگ فاسق ہیں اور ان کی نماز جنازہ واجب ہے۔

ضرور پڑھنی چاہیے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۵۵) تحقیق مذکور سے روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ اکابر دیوبند کے پیشوا مولوی لنگوٹی صاحب کے نزدیک شیعہ روافض چونکہ کافر ہیں نہ گمراہ۔ بلکہ صرف فاسق و گنہگار ہیں۔ مزید برآں معاذ اللہ صحابہ کرام کو کافر قرار دینے والا بھی چونکہ سنت جماعت سے خارج نہیں ہوتا اور سنی کاسنی رہتا ہے لہذا شیعہ روافض اور خاں بدیع گستاخ صحابہ کی بے ادبی و طعنہ زنی کرنے اور انہیں کافر و ملعون و مردود کہنے والے بھی چونکہ مسلمان اور سنی ہیں۔ اس لئے زندگی و موت میں ان کے سب معاملات بھی سنیوں مسلمانوں کی طرح سرانجام دیئے جائیں گے۔ جیسا کہ فتاویٰ رشیدیہ وغیرہ سے سب کچھ تفصیل کے ساتھ ثابت کیا گیا ہے۔

ایک اہم نکتہ یہ یہاں یہ نکتہ بھی قابل یادداشت ہے کہ لنگوٹی صاحب کے بقول معاذ اللہ صحابہ کو کافر و ملعون و مردود کہنے والا تو مسلمان اور سنی رہتا ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ کامل ص ۴۲) ملخصاً • مگر دوسری طرف صاحب "تقویۃ الایمان" مولوی اسماعیل دہلوی کو جو کافر کہے اور تقویۃ الایمان کو کافر قرار دے۔ وہ خود کافر بلکہ اس سے بھی بڑھ کر شیطان ملعون ہے۔ (ملخصاً فتاویٰ رشیدیہ ص ۳۵۲ - ۳۵۶) یہ دیوبندی گورکھ دھندہ باز اور دیوبندی سپاہ صحابہ کے ڈھول کا پول کہ جو صحابہ کرام کی تکفیر کرے۔ وہ تو کافر نہیں۔ بلکہ سنی مسلمان ہے اور جو ان کے ایک مولوی اسماعیل دہلوی کو کافر اور اس کی گستاخانہ

کتاب "تقویۃ الایمان" کو کفر کہے۔ وہ ان کے نزدیک نہ صرف کافر بلکہ شیطان ملعون ہے۔ سپاہ صحابہ نہ کاشن اگر دھوکہ منڈی نہیں تو اور کیا ہے۔ کہ ان کا نعرہ تو ہے۔ کافر کافر شیعہ کافر مگر ان کے اکابر کی شیعہ نوازی اور ان سے بھائی چارہ کا یہ حال ہے کہ صحابہ کی تکفیر کرنے والے کی تو تکفیر نہیں کرتے۔ مگر اسماعیل دہلوی کی تکفیر پر فوراً کافر کا فتویٰ جڑ دیتے ہیں۔ جو اس بات کا کھلا ہوا ثبوت ہے۔ کہ اکابر دیوبند کے نزدیک صحابہ کرام کا اتنا بھی مقام

نہیں۔ جتنا کہ ان کے مولوی اسماعیل دہلوی کا مقام ہے۔ کیا اسی دیوبندی فتاویٰ کے سرمایہ پر سپاہ صحابہ ناموس صحابہ کے تحفظ کا دعویٰ کر کے دھوکہ دیتے اور اپنی منافقت و دوزنگی کا مظاہرہ کرتے ہیں کسی نے سچ کہا ہے کہ۔

اتنی نہ بڑھا پاکی دامان کی حکایت
دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ

یہ بھی :- انجمن سپاہ صحابہ کی صریح منافقت ہے کہ یہ خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے سرکاری و عوامی طور پر ایام منانے اور ان کے یوم صالح پر جلوس نکالنے کا اہتمام کرتے ہیں۔ جبکہ ان کے فتاویٰ رشیدیہ وغیرہ کی رو سے اس طرح بزرگان دین کا یوم اور یادگار منانا سراسر بدعت و حرام ہے۔ لہذا سپاہ صحابہ والو۔ یا تو اس منافقانہ دوزنگی روش سے توبہ کرو۔ اور یا اپنے شیعہ نواز اکابر دیوبند کی تکفیر و ان کے فتوؤں سے اظہار نیرازی و لاتعلقی کرو۔

اور شیعہ کی پیروی میں ان سے ٹھکر کر تقیہ بازی سے باز آؤ۔

شیعہ دیوبندی بھائی بھائی :- حضرت حسین احمد مدنی نے اصلاح بین المسلمین و دفع شرک واسطے امر و ہدای میں

شیعہ سنی کے درمیان مناظرہ بند کرانے کیلئے مجمع عام سے خطاب فرمایا کہ... کیا تمہارا ایمان تمہارا اسلام اور تمہاری غیرت ان منافقوں کی اجازت دیتی ہے... حضرت مدنی کی مؤثر اور پر جوش تقریر سے جانبین کے آنسو پھوٹ پڑے... مجاہدے اور

مقاتلے کی فضا صلح و آشتی سے بدل گئی۔ ایک دوسرے سے انگلیں پو کر شیعہ سنی بھائی بھائی بن گئے۔ (سوانح عمری "المدنی" ص ۲۷)

دیوبندی :- شیخ الاسلام مولوی حسین احمد مدنی کے اس تاریخی حوالہ کے بعد اب تو شیعہ سنی بھائی بھائی یعنی دیوبندی شیعہ بھائی بھائی ہونے میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں لہذا اس بھائی چارہ کے بعد دیوبندی شیعہ کی حماد آرائی بھی غلط ہے اور علامہ دیوبند بریلوی الطہنت پر شیعہ نوازی کا بھی غلط

پھر پھر کے تیری راہ پہ آجائیں گے گمراہ
محبوبِ خلافت پھر ترا درہو کے رہے گا،

ہے دین کے ایمان و حرمت کے نگہبانِ زندہ باد
زندہ بادے مفتی احمد رضا خاں زندہ باد

زندہ بادے مفتی احمد رضا خاں زندہ باد

سپاہِ صحابہ کا اعلائے - مولانا حق نواز جھنگوی کا مشن اعلیٰ حضرت کا مشن ہے

سپاہِ صحابہ بریلوی ہے یا دیوبندی؟

بزرگانِ دین کے دن منانا اور جلوس نکالنا بریلویت ہے یا دیوبندیت

مولوی ضیاء الرحمن نے فرق کریں اور مولوی سرفراز گھڑوی فیصلہ کریں۔

ترجمانِ ماہنامہ خلافت راشدہ فیصل آباد ماہِ محرم کے شمارہ میں
ٹائمپٹل کے اندر کے صفحہ پر ایک اشتہار ہے۔

”اہلسنت ہوشیار باش“ اور اس کے دائیں بائیں سنی بریلوی
شعار کے تحت باقاعدہ ”یا اللہ - یا رسول اللہ“ لکھا ہے
اور سنی - رسالہ خلافت راشدہ ماہِ ربیع الاقل و ربیع الآخر ۱۴۱۸ھ
کی اشاعت میں صلا پر نمایاں الفاظ میں لکھا ہے کہ

”مولانا حق نواز جھنگوی کا مشن دراصل اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں
بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا مشن ہے۔“

سنی وہابی - دیوبندی بریلوی کے درمیان
اختلافی مسائل میں سے ایک اہم مسئلہ تاریخ و دن کا مقرر کرنا اور سالانہ
مقررہ ماہ و تاریخ میں کسی بزرگ کی یاد منانا اور عرس و گیارہوی کا ختم
دلانا بھی ہے سنی بریلوی حضرات ان معمولات کو جائز و باعثِ برکات
جانتے ہیں جبکہ دیوبندی وہابی اسے تقرر و تعیین اہتمام فتاویٰ کوہِ
دگرہی قرار دیتے ہیں اور صرف اس موضوع پر فریقین کا کافی لڑپکر
موجود ہے مثلاً برہین قاطعہ علیٰ کراہتہ المروج من المولود والفاخرۃ
یہاں تک کہ سب سے بڑھ کر یوم میلاد النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) منانا
اور اس خوشی میں محفل میلاد کرنا اور جلوس نکالنا بھی دیوبندی وہابی
مکتب فکر میں سخت بدعت و شدید گمراہی ہے مگر

برعکس اس کے علماء دیوبند کی تنظیم ”سپاہِ صحابہ“ نے عملی
طور پر اکابر دیوبند کے کتابی مذہب و ”فتاویٰ رشیدیہ“ وغیرہ
کو جھوٹ اور باطل قرار دے کر سنی بریلوی مسلک کے تحت یکم محرم
کو یوم فاروقی عظیم اور ۲۲ جمادی الاخریٰ کو یوم صدیق اکبر منانے
اور یوم وصال پر زور و شور سے جلوس نکالنے کا اعلیٰ الاعلان اہتمام
کیا ہے جس پر سپاہِ صحابہ کے اشتہارات، روزنامہ اخبارات
اور سپاہِ صحابہ کا ترجمان ماہنامہ خلافت راشدہ فیصل آباد اور ان
کے قارئین بہت بڑے گواہ ہیں۔ صرف یہی نہیں سپاہِ صحابہ کے

فرقہ واریت سے بلا ترہو کر تمام اہل علم و انصاف غور فرمائیں کہ
● سالانہ مقررہ تواریخ کا اہتمام اور جلسہ و جلوس کا انتظام ● اشتہارات پر
”یا اللہ - یا رسول اللہ لکھنا - بریلویت ہے یا دیوبندیت ● اور پھر اس سے
بھی بڑھ کر سنی بریلویوں کے امام برحق کو دیوبندی ترجمان کا نمایاں الفاظ
میں ”اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ“ لکھنا اور ماننا ● اور
اعلیٰ حضرت کے مشن و مسلک کو دیوبندی مولوی حق نواز جھنگوی کا مشن قرار
دینا یہ سب کچھ - اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی اور سنی بریلوی کے مسک کی حقانیت و
صدقت پر اعتماد اور اکابر علماء دیوبند کے مسک و فتاویٰ پر عدم اعتماد
نہیں تو اور کیا ہے؟ ● یہ سنی بریلوی مسلک کی فتح و فوقیت و کامیابی اور
دیوبندی وہابی مذہب کی شکست و لپسائی اور نامرادی نہیں تو اور کیا ہے؟

تاجدار بریلی کی فتح اور اہل نجد و دیوبند کی سپائی

رجب المرجب ۱۲۱۲ھ کے "رضائے مصطفیٰ" کے شمارہ میں ہم نے جو اعلان کیا تھا کہ "بھاگ بھاگ اہلحدیث" بھاگ گئے۔ اب تک یہ اہلحدیث "بھگوڑے" واپس نہیں مڑے اور انہوں نے راہ فرار ہی میں اپنی عافیت سمجھی ہے۔ اسی طرح شمارہ مذکورہ میں ہم نے دیوبندی مکتب فکر کے نامور عالم مولوی سرفراز گھڑوی اور سپاہ صحابہ کے سربراہ مولوی ضیاء الرحمن فاروقی کو بھی چیلنج کیا تھا کہ وہ فیصلہ کریں کہ "سپاہ صحابہ بریلوی ہے یا دیوبندی؟"

مگر جواب نداد۔ الحمد للہ یہ ہے۔ "رضائے مصطفیٰ" کی حقانیت و صداقت کا مظاہرہ اور تاجدار بریلی کے مسلک کی اہل نجد و دیوبند پر فتح۔ کہ وہ لوگ اپنے آبائی و کتابی مذہب کو باطل و شکست خوردہ اور ناقابل عمل سمجھ کر نجدی و ہلہ مذہب سے سپائی اور مسلک اعلیٰ حضرت کی طرف مسلسل پیشرفت کر رہے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک۔ سچ ہے۔

سہ پھر پھر کے تری راہ پر آجائیں گے گمراہ
محبوب خلائق پھر ترا در ہو کے رہیگا!

اور سہ دین کے ایمان و حرمت کے نگہبان زندہ باد
زندہ باد سہ مفتی احمد رضا خاں زندہ باد

۲۲ فروری ۱۹۹۲ء اس وقت ۲۲ فروری کے "جنگ" لاہور کا سپائی
ایڈیشن ہمارے سامنے ہے۔ جس میں "علماء اہلحدیث و دیوبند" کے اکابر
میں سے کانگریسی مولوی ابوالکلام آزاد کی برسی کی تقریب کی رواندہ
شائع ہوئی ہے۔ جس میں منکرین میلاد و عرس دیوبندی و ہلہ علماء
نے ابوالکلام آزاد کی خوب قصیدہ خوانی کی ہے۔

دوسری طرف :- دیوبندی و ہلہ تنظیم "سپاہ صحابہ" نے بھی
۲۲ فروری کو ہی اس انجمن کے بانی مولوی حق نواز جھنگوی کی بڑے

اہتمام سے دوسری برسی منائی اور دیگر تقاریب کے علاوہ اس
موقع کی مناسبت سے اخبارات میں بھی مولوی جھنگوی کے حالات
پر مشتمل مضامین چھپوائے اور اس برسی کا مدینہ الفاظ اعلان کیا
گیا کہ "سپاہ صحابہ کے بانی مولانا حق نواز جھنگوی کی دوسری برسی
کے موقع پر ۲۲ فروری کو پاکستان سمیت دیگر ممالک میں مولانا جھنگوی
کی یاد میں سپاہ صحابہ جلے، سیمینار اور دیگر تقریبات منعقد کریں گی
• سپاہ صحابہ کے تمام مراکز و دفاتر میں ایصال ثواب کیلئے صبح نو بجے
قرآن خوانی ہوگی۔ مرکزی تقریب جھنگ میں مولانا جھنگوی کی مسجد
میں قرآن خوانی سے شروع ہوگی۔ اور بعد میں عظیم الشان جلسہ ہوگا۔
جس میں قائدین خطاب کریں گے" (نوائے وقت لاہور ۲۱ فروری ۱۹۹۲ء)

مقام غور :- ہے کہ دیوبندی و ہلہ علماء کی مذکورہ برسی اور سپاہ صحابہ
کے ایام خلفاء راشدین منانے اور میلاد و عرس و گیارہویں میں اصول و
بنیادی طور پر آخر کیا فرق باقی رہ گیا ہے؟ وہی۔ سالانہ یادگار متعین
تاریخ دیوم قرآن خوانی و جلسہ و عظ و خطاب۔ تداوی و اہتمام وغیرہ۔
یہ سب کچھ بریلویت۔ اور سنی بریلویوں کی نقالی و پیروی نہیں تو اور کیا
ہے؟ مگر یہ عجیب بات ہے کہ اہل اسلام کے معروف و مقبول الفاظ

میلاد و عرس و ختم گیارہویں کا نام آجائے تو فرزندان نجد و دیوبند
بدعت و شرک کا راگ الاپنے لگیں۔ اور ہندوؤں غیر مسلموں سے مشترک
برسی کا نام آجائے تو سب کچھ جائز ہو جائے؟

سہ یہ کیسا دین ہے ساقی یہ کیا آئین ہے ساقی
یہ کس کے دین و ایمان کی یہاں تو ہیں ہے ساقی

صاف ظاہر ہے کہ فرزندان نجد و دیوبند کو چونکہ اپنے مولوں
اور لیڈروں سے پیار ہے۔ اسلئے ان کی برسی و یادگار منانا سب کچھ جائز
مگر جب محبوبان خدا کے میلاد و عرس و ختم گیارہویں کا نام آئے تو پھر تو بڑی دشمنی

مولوی سرفراز گکھڑوی کا فیصلہ

”رضائے مصطفیٰ“ کی سچائی اور سپاہ صحابہؓ پر بدعت کی فرد جرم عائد

خلفاء راشدین کے ایام منانا ایسی بدعات میں سے ہے۔ کہ

”جن کی ایجاد کا اکابر دیوبند کو تصور بھی نہیں آیا۔“

ایام منانے کی بدعت کے پیچھے ہرگز نہ پڑیں۔

ماہ جنوری کا ”رضائے مصطفیٰ“ ضرور بر ضرور دیکھیں۔

گکھڑوی صاحب کی ”علماء دیوبند“ کو ہدایت۔

”رضائے مصطفیٰ“ :- گکھڑوی صاحب کا مراسلہ جہاں ”رضائے مصطفیٰ“

کی صداقت پر ان کی صریح شہادت ہے۔ وہاں دیوبندی مکتب فکر

بالخصوص ”سپاہ صحابہ“ کے علماء دیوبند کی تفتیبازی و منافقانہ

روش کی بھی تاریخی دستاویز ہے۔ اور اس موقع پر علماء دیوبند و

بالخصوص - گکھڑوی صاحب کی جانبداری و دورخی اور خانہ ساز

شریعت کا جائزہ بھی ضروری ہے۔ اس لئے کہ سنی بریلوی معمولات اور

بالخصوص انہی ایام منانے جلوس نکالنے کے خلاف نام نہاد ”راہ سنت“

لکھنے اور بدعت و شرک کا راگ الاپنے والے گکھڑوی صاحب ایک صر

تمک اپنے ہم مسلک ”سپاہ صحابہ“ کے علماء کو کھلم کھلا بریلوی معمولات

ایاتے ایام مناتے اور جلوس نکالتے ہوئے دیکھ کر خاموش تماشا ٹائی

بنے رہے۔ اور انہیں ”سپاہ صحابہ“ کو بدعات سے روکنے اور ”راہ سنت“

پر ڈالنے کی ہمت و عزت محسوس نہ ہوئی۔ اور جب ”رضائے مصطفیٰ“

نورہ حق و تفریق بلند کیا۔ تو گکھڑوی صاحب کو کچھ ہوش تو آیا۔ مگر انہوں

اپنے دیوبندی بدعتی مولویوں کو ڈانٹ پلانے اور توبہ کرانے کی بجائے انہیں

تو بڑی نرمی و پیار سے لکھا۔ اور دیوبندی بدعتیوں کو انکی منافقت پر توجہ

دلانے والے ”رضائے مصطفیٰ“ کا مشکور ہونے کی بجائے الٹا سریلے اہل بدعت کی گالی دی۔

یہ ہے دیوبندی اخلاق و دیانت۔

ماہ رجب ۱۴۱۱ھ و جنوری کے شمارہ میں ”رضائے مصطفیٰ“ نے دیوبندی

تنظیم ”سپاہ صحابہ“ کی دیوبندی مکتب فکر سے بغاوت و مسلک

الطہارت (علیہ الرحمۃ) کی طرف عملی پیشرفت کو زیر بحث لا کر ”سپاہ صحابہ“

کی تفتیبازی و دورخی پر یہ مطالبہ کیا تھا کہ

”مولوی ضیاء الرحمن فاروقی و مولوی سرفراز گکھڑوی فیصلہ کریں“

الحمد للہ :- ”رضائے مصطفیٰ“ کے نورہ حق کی گونج ایوان دیوبند

میں بھی پورے طور پر سنی گئی ہے۔ چنانچہ دیوبندی رسالہ ”حق چارباغ“

ماہ رمضان کے حوالہ سے مولوی سرفراز گکھڑوی نے اس سلسلہ

میں ”سپاہ صحابہ“ کے سرکردہ علماء و دیگر علماء دیوبند کو ارسال کردہ

مکتوب میں بدعتی تنبیہ کی ہے۔ کہ :- ”آپ حضرات کی طرف سے

حضرات خلفاء راشدین کے ایام سرکاری طور منانے کا مطالبہ آتا ہے۔

آپ جن اکابر کے دامن سے وابستہ ہیں۔ ان کی تاریخ دیکھ لیجیے۔

ایسی بدعات کے ایجاد کا تصور بھی انہیں نہیں آیا۔۔۔ زہریلے

قسم کے اہل بدعت سخت پراپیگنڈا کر رہے ہیں۔ ماہ جنوری کا

”رضائے مصطفیٰ“ ضرور بر ضرور دیکھیں۔“ (ابوالزاہد محمد سرفراز گکھڑوی)

عہ ایام منانے کی بدعت کے پیچھے ہرگز نہ پڑیں۔“

(۴ مارچ - جھنگ کی انتخابی جنگ کی صدائے بازگشت)

سپاہ صحابہ نے سیاسی جنگ جیت لی اور عمر بھر کی مذہبی پونجی تباہ کر دی
سائیکل کا مصنوعی جنازہ اور دولہا کی مصنوعی ڈولی بنا کر شیعہ کے مصنوعی تعزیر و گھوڑا آتی پوری پیرروی کی
مولوی حقنواز جھنگوی کی قبر پھولوں کی چادریں پڑھا کر فاتحہ خوانی کر کے بریلوی بدعت کی تقلید کی
نوافل شکرانہ و شیرینی کے علاوہ آتشازی کی اور جلوس کے جلوسے سے بھی لطف اندوز ہوئے
ایام وفات خلفاء راشدین پر جلوسوں کی بدعات کے بعد

انتخابی کامیابی کی بدستی میں دیوبندی دین و دیانت کو اپنے ہاتھوں ذبح کر دیا!
علماء دیوبند کو بیچ! یا سنی بریلوی معمولات کی خلاف جھوٹے فتوے واپس لو۔
۴ مارچ ۱۹۹۲ء دیوبندی سپاہ صحابہ کیلئے اسلئے تاریخی دن
ہے کہ انہوں نے حکومتی امیدوار کے مقابلہ میں انتخاب جیت لیا۔
اور اہلسنت کے لئے یہ اسلئے یادگار دن ہے کہ اس دن دیوبندی

علماء نے سیاسی فتح کے نشہ میں اپنی عمر بھر کی مذہبی پونجی تباہ
کر دی۔ اور اپنے آبائی دکنی دیوبندی مذہب پر لات مار کر اپنی
مذہبی شکست تسلیم کر کے سنی بریلوی مسلک کی فتح پر مہر تصدیق ثبت کر دی
تفصیل :- اس اجمال کی وجہ سے کہ ۴ مارچ کو دیوبندی سپاہ صحابہ
نے انتخابی نتائج کے بعد ایک طرف تو حکومتی انتخابی نشان سائیکل
کا مصنوعی جنازہ نکالا۔ اور مولوی اعظم طارق کی فتح کی دلہن
کے لئے مصنوعی "ڈولی" بنا کر اپنے مد مقابل شیعہ مذہب کے
مصنوعی "تعزیر و گھوڑا" نکالنے کی ہوبہو پیری و تقالی کر
کے ایسی سنگین بدعات کا ارتکاب کیا۔ اور

دوسری طرف :- سنی بریلوی مسلک کی اتباع و تقلید کرتے
۴ مارچ ۱۹۹۲ء۔ انتخابی فتح کی خوشی میں نوافل شکرانہ کی
بدعت کے علاوہ مختلف مقامات پر جشن و جلوس کا اہتمام کیا گیا
وسیع پیمانہ پر شیرینی اور چراغاں بھی کیا گیا اور سب سے بڑھ کر
آتشازی کا شغل بھی فرمایا گیا۔ جس پر مولوی سرفراز گکھڑوی
مولوی ضیاء القاسمی، مولوی ضیاء الرحمن فاروقی وغیرہم کسی دیوبندی
مولوی کی رگ توجید نہیں بھڑکی۔ اور بدعات کی اس بھرمار
پر کوئی فتویٰ بازی نہیں کی گئی۔

غیر مقلدین :- نے بھی اس موقع پر "اجماع سکوتی" کا مظاہرہ
کیا۔ اور دیوبندی بدعات پر کسی رد عمل کا مظاہرہ نہ کر کے ثابت
کر دیا۔ کہ یہ غیر مقلدین و دیوبندی وہابی اندر سے سب ایک ہیں۔

۲
اور نبطا ہران کے "دیوبندی اہلحدیث" اختلافات
محض نوراکشتی ہے۔ جس طرح اجماع مودودی
جماعت کے قاضی حسین احمد آئی جے آئی کی حکومت
سے نوراکشتی کر رہے ہیں۔

حالات انکہ :- سیاہ صحابہ کے مذکورہ معمولات

اگر تیریں میلاد مصطفیٰؐ " و عرس بزرگان دین
کے موقع پر بجالائے جائیں۔ جلوس میلاد شریف
ہو۔ چراغاں ہو۔ شیرینی و حلوہ کا تبرک تقسیم

ہو۔ اولیاء کرام کے فزارات پر فاتحہ خوانی
کیلئے حاضری ہو۔ اور وہاں پھول یا چادریں
چڑھائی جائیں۔ تو ان علماء المحدثین و دیوبند
کے قصرِ نجد میں زلزلہ آ جاتا ہے۔ اور یہی دونوں

گروہ اپنی بد زبانی اور شرک و بدعت کی فتویٰ بازی و پیچ و پکار سے آسمان سر ہٹا لیتے ہیں۔ بہر حال پہلے دیوبندی سیاہ صحابہ کا امام

خلفاء راشدین منانے ایام وفات پر جلوس نکالنے کی "بدعات" اور اب مذکورہ انتخابی مدعات نے

ثابت کر دیا ہے۔ کہ بدعتِ سنی بریلوی مسلک نہیں بلکہ دیوبندی وہابی ٹولہ بدعتی و ناری ہے۔

لہذا :- اگر علماء و المحدث دلیوبند " سچے ہیں۔
 فوسپاہ صحابہ کے مدتی ٹولہ کو "موصدین" کی عمت

سے فی الفور خارج کریں یا مذکورہ تمام بدعات کا
بجواز و ثبوت پیش کریں۔ ورنہ - سنی ریلوی

محمولات کے خلاف اپنے جھوٹے فتوے والیس
میں۔ سچ ہے کہ دو گونہ عذاب است جانِ مجنوں!

بلائے صحبت لیلی و فرقت لیلی

جنگ میں میلے کاساں، سپاہ صحابہؓ کی کامیابی پر نفل پڑھے گئے

آئندہ ضمنی الیکشن کیلئے سپہ صحابہ نے سابق ایم پی اے ریاض حشمت کو امیدوار نامزد کر دیا

سپاہ صحابہؓ کے قائدین نے حق نواز جہنگوی کے حرار پر حاضری دی، پھولوں کی چادریں چڑھائیں

لوگوں نے مہالانا عظیم خارق کو دوسرا بنایا، ڈوبی پر ٹوٹ پھوڑتے تے

ایک ایسے مہل میں ریاض شہت خجھوہر شہت دوسرا مہل اسحاق علی
 کے اور اس کی پرورد حمایت کی جائے گی۔ شرکاء اجتماع نے لڑائی
 شہر دارا کے مہل کی تعظیم کی نیز مہل کی دیکھ کر اس کا ہمتی نکمہ۔
 کز شہر روز چھوٹے بڑے جلوس نکالے گئے۔ شہر میں میلہ کا چلنا
 ہے۔ مولانا اہم طارق کے حامدین نے سائیکل کا تاننا دے نکالا اور ایک
 رنگہ اور دستہ و گشتہ حال سائیکل کو چار پائی پر رکھ کر شہر میں چھا۔
 ایک اور جلوس میں بیٹنہ والے مولانا اہم طارق کو دروہلایا گیا اور ایک
 ڈوبل ایجنٹ ساتھ لے جا رہا تھا۔ عوام نے ڈوبل پر ٹوٹ پھوڑ سکے۔
 حافظہ اہم طارق کو اور دوسرے قائدین نے اپنے شہید اول اور پائی
 قائد مولانا قیصر کو اور مولانا جمشید کو کی طرح پر حاضری دی و چھوڑ دی
 چار پرین حاضری کا قاضی نہ ہو اور ان کے چاہی کر وہ شہر کی جھیل کا
 عہد کیا کہ۔ سارلین لوگ سپاہ صحابہ کے سر کمر پر مہار کھادوہنے
 کے لئے آئے جا رہے ہیں۔

جنگ (نامہء جنگ) قومی اسمبلی کے حلقہ این اے ۶۸
جنگ اور لی پی ۶۵، جنگ ۵ سے سپاہ صحابہ کے امیدوار مولانا عظیم
زیر دست کامیابی کے بعد اور نئے مسلم سپاہ صحابہ پاکستان کے مرکز میں
جنگ کی تاریخ عظیم استقبال جلسہ منعقد ہوا جس میں اعلان کیا گیا
کہ مولانا عظیم طارق اور سپاہ صحابہ کی خدمات کے صلہ میں سابق

سپاہ صحابہؓ و مجاہدین نے اعظم طارق کی کامیابی پر
جشن منایا آتش بازی کی اور مصلی تقسیم کی

بیچہ دینی (دارالکریم) بیچہ دینی میں سپاہ حمایہ کے کارکنین اور گورنمنٹ ڈگری کالج کے طلبہ نے بیچہ دینی میں آئین میں احکم مطلق کی کاسیائی پر جشن فرمایا۔ شرک کے مختلف حصہ میں آئین بازی کی گئی اور مطلق کی تصویر کی گئی۔ جلوس کے آخر میں کئی روڈ کیجا جہاں شرکاء جلوس نے ٹرک باند کر دی۔ جلوس کے آخر میں شرکاء نے عبدالرحمن خان خانم خاں اور عبداللطیف جلیانی نے خطاب کیا۔

صحیحی اندیش میں سب سے اہم اور سب سے اعلیٰ
کامیابی پر ہی نور چمکے گا۔

علی پر چڑھ (پہر) قصبہ کے سیاسی عالمی اور دینی حلقوں نے پہا
 صحابہ کی ہمت میں تفریقہ المائل انتہائی جیت پر مسرت کا اظہار کیا
 مولانا حافظ محمد سعید، مولانا محمد اقبال، مولانا محمد اسحاق
 حکیم عبد العلیف، مولانا محمد یونس نے جرنل سپاہ صحابہ کو دل
 مبارک باد دی۔ تین روزہ صحابہ علی پر چڑھنے کے بعد کے خزا
 شہزاد ادا کیا۔ شریں مولائی تفریقہ کی اور اپنے دفتر پر چارے لایا۔
 کلانٹن نے شریں محمد کے لئے کئی شرمیوں پر۔ دفتر میں
 قریب سے موزاں ہوئے، موزاں طاہر محمود، سجاد مغل، سلیم، علیہ
 کو کھڑکھڑایا مغل نے خطاب کیا۔ اس کامیابی کے دور رس نتائج
 ہوئے۔ ملک اور ملک سے باہر صحابہ کی کم کثرت نے ملے۔

بمصدق: نقل مطابق اصل۔ اخبارات کی

یہ فوٹو کاپی سنی بریلوی مسلک کی فتح و دیوبندی
وہابی مذہب کی شکست کی اہم تاریخی دستاویز ہے۔

علماء کرام احباب اہلسنت مسلک حق کے خلاف
مخالفین کا منہ بند کرنے اور بھیت و مناظرہ میں پیش

14 مارچ 1992ء کو کیئے گئے تاریخی دستاویز بحفاظت رکھیں۔ (اداریہ)

”سپاہ صحابہ کی مطلق العنانی اور علماء اہلحدیث دیوبند کی تقیہ بازی“

مشن کی صداقت کو اپنی رگوں کے دوڑتے لہو میں شامل کر چکے ہیں۔
 ”تقاسمی شہید کی روح :- تیرے مقدس مشن کی خاطر ہم اپنی جان کا آخری قطرہ تک قربان کرنے کو تیار ہیں۔“ (رسالہ نمبر ۹۱ ص ۱۱)
 جبکہ :- برعکس اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارنے اور نعرہ رسالت یا رسول اللہ کی مخالفت کی جاتی ہے۔ بلکہ اس سے روکنے کیلئے کہا جاتا ہے کہ نعرہ رسالت کا جواب یا رسول اللہ نہیں بلکہ محمد رسول اللہ ہونا چاہیے۔ یہ کیسا دیوبندی وہابی دھرم؟
 جمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارنا شرک و ناجائز اور آپ کا یوم میلاد منانا بدعت و گناہ قرار دیا جاتا ہے۔ مگر اپنے مردہ مولویوں کے نعروں لگائے جاتے ہیں۔ اور ان کی روحوں سے خطاب کیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام کے ایام وفات منائے جاتے ہیں اور جملہ ملعونوں کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ یہ سب کچھ بجائے خود بدعت خود ساختہ دین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض و عناد نہیں تو اور کیا؟
 علاوہ ازیں :- کیا دھر ہے کہ کافر کافر شیعہ کافر کا شور مچانے والے گریبان میں نہیں جھانکتے اور اس عقیدہ یا طلمے سے توبہ کرتے ہیں۔ نہ اپنے قطب عالم رشید گنگوہی کی مذمت و ان سے لاتعلقی کا اظہار کرتے ہیں۔ جنہوں نے گستاخ صحابہ کی تکفیر تو درکنار اس کے ”ستی“ مسلمان ہونے کا فتویٰ صادر کیا ہے۔ پڑھیے درج ذیل سوال و جواب سوال :- ”صحابہ ربیعین (کرنے) اور مردود ملعون کہنے والا اپنے اس کبر کے سبب سے سنت جماعت سے خارج ہو گیا انہیں۔“
 جواب :- جو شخص صحابہ کرام میں سے کسی کی تکفیر کرے ... وہ عین اپنے اس گناہ کبر کے سبب سنت جماعت سے خارج نہ ہو گا؟ وہی شیعہ ناموس صحابہ کی ریاکارانہ دہائی دینے والا عدا اللہ صحابہ کو کافر و مردود ملعون کہنے والے ملعون کو ال سنت و جماعت میں شامل رکھنا ناموس صحابہ کی شدید بیزاری ہے یا نہیں؟ اپنے گھر کی تطہیر کیوں نہیں کرتے؟

اول فروری میں سپاہ صحابہ کے کاروان ناموس صحابہ کی کارگزاری اور پولیس سے آنکھ مچولی وغیرہ کی تفصیل اخبارات میں شائع ہو چکی ہے۔ جہاننگ ناموس صحابہ رضی اللہ عنہم اور ناموس صحابہ بل کی منظوری کا تعلق ہے۔ یہ تو کوئی اختلافی مسئلہ نہیں۔ مگر یہ بات بہر حال واضح ہے کہ سپاہ صحابہ اپنے نعرہ میں غلط نہیں۔ ان کا اصل مقصد اہل سنت کو مغالطہ دینا اور سیاسی میدان ہموار کرنا ہے۔ اور بس۔ کاروان ناموس صحابہ کے نام سے جلسہ اور آٹا بڑا جلوس اور غیر خلفا و راشدین کے ایام منانے کا مطالبہ یہ سب کچھ دیوبندی اکابر و دیوبندی مسلک کے سرسرخ خلاف بدعت اور حرام ہے۔ مگر سپاہ صحابہ کے نام سے علماء دیوبند ان سب بدعات کا زور شور سے مظاہرہ کر رہے ہیں۔ یہ ہٹ دھرمی و مفاد پرستی نہیں تو اور کیا ہے؟ جبکہ دیگر علماء اہلحدیث و دیوبند خاموش تماشاخی بنے ہوئے ہیں۔ لیکن اگر میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا جلوس جلوس ہو اور اولیاء کرام کے ایام عرس مبارک منائے جائیں تو پھر یہ لوگ آسمان سر پر اٹھاتے ہیں۔ یہ کیسی دورنگی ہے۔ یہ کیسی بددیانتی ہے۔ اس کا کوئی جواب ہونا چاہیے۔ نام نہاد اہلحدیث کا میلاد مصطفیٰ کی مخالفت کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے دینا اور سپاہ صحابہ کی بدعت و ایام منانے پر خاموشی اختیار کرنا ان کے اندرونی گٹھ جوڑ اور خاندانی وہابیت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

حقنواز کا نعرہ :- سپاہ صحابہ کے پروگراموں میں مولوی حقنواز آنجنابی کو پکارنا بھی شامل ہے۔ چنانچہ بدیں الفاظ نعرہ لگایا جاتا ہے کہ ”جھنگوی تیرے خون سے انقلاب آئے گا۔“

بلکہ :- سپاہ صحابہ کے ترجمان مانہ نامہ ”خلافت راشدہ“ فیصل آباد میں مولوی جھنگوی و مولوی ایثار القاسمی کو ندا کی جاتی ہے اور اس طرح خطاب کیا جاتا ہے کہ ”میرے قائد حقنواز ہم آپ کے بچنے ہوئے“

(دیوبندی رسالہ کا اڈاریہ)

”سپاہ صحابہ“ - جدید دیوبندی فرقہ

(سپاہ صحابہ اور اہلسنت کو دھوکہ دے رہی ہے۔ اور علمائے دیوبند کے برعکس عمل پر ہے)

دیوبندی مکتب فکر کے ”قائد اہلسنت“ قاضی منظر حسین رشتراز ہیں کہ ”مولانا حق نواز شہید مرحوم نے شیعہ جارحیت سے متاثر ہو کر کافر کافر شیعہ کافر کانفرہ لگایا تھا اور ۱۰۰۰ کے بعد سپاہ صحابہ نے اس نعرے کو ایک مستقل مشن کے طور پر اختیار کر لیا اور اس کو اپنا وظیفہ بنالیا اور سپاہ صحابہ کے جس جلسہ یا جلوس میں کافر کافر شیعہ کافر کانفرہ نہ لگے ان کے نزدیک گویا کہ وہ جملہ اور جلوس بے روح ہے • اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ شیعوں نے اس کے رد عمل میں دیوبندی کافر بلکہ سنی کافر کے نعرے لگائے حتیٰ کہ بعض جگہ صحابہ کا نام بیکڑ بھی اس طرح کی کاروائی کی گئی (العیاذ باللہ) • چنانچہ سپاہ صحابہ کے مابین خلافت راشدہ (اپریل مئی ۱۹۹۰) میں بعنوان ”سانحہ کبیر والا“ لکھا ہے کہ ”مورخہ ۱۸ اپریل تقریباً دس بجے فرخ سلیم اور خالد سلیم بھٹہ نے (جو کہ شیعہ اور ہیرٹن کے بہت بڑے مسلک رکھتی ہیں) اپنے مسلح ساتھیوں کے ساتھ بھرے بازار میں انجمن تاجران کبیر والا کے صدر شیخ محمد انور پر اندھا دھند فائرنگ شروع کر دی جس سے شیخ صاحب خون سے لپٹ پڑے اور ہیرٹن کے بازار سناں ہو گیا وہ کانڈروانے بند کر کے دیکر گریوئے ملزم لکارتے رہے مولانا حق نواز جھنگوی کے ساتھ خلفائے سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر سیدنا عثمان کے علاوہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ کو سنگی گالیاں دیں۔ غیرت ایمانی سے سرشار جو بھی نوجوان ان غنڈوں کو اصحاب رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو گالیاں دینے سے منع کرنے کے لئے آگے بڑھا۔ گولی نے اس کا استقبال کیا۔“

ایک سوال - یہاں ہمارا سوال یہ ہے کہ کیا اس سے پہلے بھی کبیر والا کے ”بزرگ“ نے خلفاء راشدین و امہات المؤمنین پر اس

طرح سرعام لعن و تبرکات کا ارتکاب کیا تھا؟ غالباً اس کا جواب نفی میں ملے گا • کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ یہ ان کی طرف سے رد عمل ہے۔ کافر کافر شیعہ کافر کے نعرے کا۔ تو آپ نے اس نعرہ سے کیا فائدہ اٹھایا؟ یہی کہ صحابہ کرام اور خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین پر لعن طعن کرنے کا راستہ کھول دیا۔ سپاہ صحابہ کے علماء و زعماء کو اس پر غور کرنا چاہیے۔ اور کافر کافر کے اس مروجہ نعرے کو اب ختم کرنا چاہیے جس کے نتائج سامنے آ رہے ہیں۔ • نعرہ عموماً مثبت ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ شرک و بت پرستی کے مقابلوں میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کانفرہ اللہ الکریم تھا۔ مشرکین مکہ کافر تھے۔ یہود مدینہ اور شام کے نصاریٰ کافر اور مشرک تھے۔ لیکن صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ان سے جہاد تو کیا لیکن کافر کافر ابو جہل کافر۔ کافر کافر یہودی کافر، کافر کافر نصاریٰ کافر کانفرہ نہیں لگایا۔ یہاں یہ ملحوظ رکھنا چاہیے کہ لعن و تبرکات شیعوں کا مذہب و مشن ہے نہ کہ اہل سنت کا۔ یہ لعنت بے شمار لعنت کا شیوہ اہل تشیع کا ہے جس کو اب سپاہ صحابہ کے جوان اپنا رہے ہیں۔ رحمۃ اللعالمین (صلی اللہ علیہ وسلم)

کا ارشاد ہے۔ لیس المؤمنین لجان (مومن لغتیں ڈالنے والا نہیں ہوتا) اسلام کی اپنی شرعی اور اخلاقی حدود ہیں۔ ہم پر لازم ہے۔ کہ اخلاقی اور شرعی حدود میں رہ کر ہی صحابہ کرام کی قرآنی عظمتوں کی تبلیغ و اشاعت کریں۔ اور دشمنان صحابہ جواب میں کوئی ایسا انتہا پسندانہ طرز عمل اختیار نہ کریں۔ جو شرعاً و اخلاقاً قابل اعتراض ہو۔ ہم سپاہ صحابہ کے علماء و زعماء سے گزارش کرتے ہیں۔ کہ وہ جذباتی سنی جوانوں کی اصلاح کریں اور کافر کافر شیعہ کافر کو

بلورنہ اور شتر ترک کردیں۔ وما علینا الا البلاغ۔

مزید تنبیہ۔ خلفاء صحابہ میں امام حسن اور حضرت عبداللہ بن زبیر (رضی اللہ عنہما) کے نام نہ لکھنا سنت کی ترجیحی نہیں بلکہ یزیدیت اور خارجیت کی ترجیحی ہے (العیاذ باللہ) بے شک سپاہ صحابہ میں صحیح العقیدہ سنی علماء بھی ہیں لیکن جماعت میں یزیدی بھی گھسے ہوئے ہیں اور پرچم میں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا نام حذف کر دینا اغیار کی سازش کا ہی نتیجہ ہو سکتا ہے۔ امید ہے کہ صحیح العقیدہ سنی علماء اس عقدہ کو حل کریں گے۔ (منظر حین غفر)۔ رسالہ حق چار یار لاہور جولائی ۱۹۲۲ء

پھول چادریں :- میں سپاہ صحابہ کے محمد سلیم فوجی کی قبر پر چادریں پڑھانے فاتحہ خوانی کرنے اور پھول بچھاؤ کرنے والوں کا رشتہ رہا۔ (جنگ لاہور ۱۸ جولائی ۱۹۲۲ء)

الزام و انکشاف :- ”جنگ صدر پولیس نے رکن فوجی اسمبلی مولانا محمد اعظم طارق کے گھر پر چھاپہ مار کر ایک اشتہاری ملزم شوکت مہار کو گرفتار کر لیا۔ ملزم پولیس کو پانچ مقدمات میں مطلوب تھا۔ جس میں اکثر قتل اور پولیس کی بکتر بند گاڑی کو تباہ کرنے کا مقدمہ بھی شامل ہے۔ پولیس نے ملزم کی گرفتاری کیلئے ایک لاکھ روپے انعام کا اعلان کر رکھا تھا۔ محلہ حق نواز میں بھی ایک چھاپہ کے دوران ایک اشتہاری ملزم نعیم کو گرفتار کر لیا گیا۔ پولیس نے ملزموں کے قبضہ سے اسلحہ برآمد کرنے کا بھی دعویٰ کیا ہے۔ اور خیال ظاہر کیا ہے کہ ملزموں کی نشاندہی پر مزید ملزموں کو گرفتار کرنے میں مدد ملے گی۔“

• مولانا محمد اعظم طارق کے گن مین عبدالکریم جسے گزشتہ روز جنگ تھانہ پولیس نے چھوڑ دینی سے گرفتار کیا۔ تھانے میں دوران تفتیش انکشاف کیا ہے کہ وہ مولانا اثیار قاسمی اور مولانا ضیاء الرحمن فاروقی کا ڈرائیور

اور گن بین رہا ہے اور اس کا چچا زاد بھائی خلیل الرحمن جو کہ خیر آباد میں افغانستان کا مکنا ڈر ہے۔ سپاہ صحابہ کو مہلک ہتھیار جن میں کلاشنکوفیں راکٹ لانچر اور ۵۰ ایم ایم ہی ٹینک شکن توپ شامل ہیں۔ سپاہ صحابہ کے مرکزی دفتر جنگ سیلائی کرتا رہا۔ ملزم خلیل الرحمن نے بتایا کہ جنگ میں پولیس کی بکتر بند گاڑی پر حملے اور ایم بی ہائی سکول جنگ صدر میں اسی اسلحہ میں سے استعمال کیا جاتا رہا۔ ان باتوں کا انکشاف ڈی ایس پی صدر گل عباس نے قومی اخبارات کے نمائندگان سے بات چیت کرتے ہوئے کیا۔ ملزم نے بتایا کہ ہم نے جتنی بھی مقدار میں اسلحہ طلب کیا خلیل الرحمن ہمیں سیلائی کرتا رہا عبدالرحیم کی گرفتاری شوکت مہار عرف شوکی کی نشاندہی پر کی گئی ہے۔ گرفتاری کے روز شوکی نے کئی لوگوں کو ڈرا ہٹا کر قتل طلب کی تھی۔ ڈی ایس پی کے مطابق تفتیش کا دائرہ مزید وسیع کر دیا گیا ہے اور کئی چھاپہ مار ٹیمیں اور تفتیشی ٹیمیں مرتب کی جا رہی ہیں۔ مزید انکشافات و گرفتاریاں متوقع ہیں۔ (نوائے وقت ۲۴ جولائی ۱۹۲۲ء)

تصویر کا دوسرا رنج :- ایک طرف دیوبندی رسالہ ”حق چار یار“ کی ”سپاہ صحابہ“ کے نظریات و اقوال کے متعلق تصریحات اور حکومتی و اخباری ذرائع سے ”سپاہ صحابہ“ کے متعلق لڑہ خیز انکشافات اہم ملحوظ کر رہے ہیں۔

اور دوسری طرف :- رسالہ ”حق چار یار“ و خلافت راشدہ کی بولچے کے مطابق ”ہیرو والا“ میں شیعوں کی جارحیت اور خلافت ثلاثہ و ائمہ المؤمنین (رضی اللہ عنہم) کے خلاف بدزبانی و تبرا بازی بہت ہی افسوسناک و شرمناک ہے۔ ”اوشمیر دیانہ“ کی مسلسل امن سورت و قانون شکن آویزش و کشمکش نے ملک و حکومت کو خطرناک صورت حال سے دوچار کر دیا ہے۔ اور پٹا اور جینیوٹ کے فسادات و مسابہ میں قرآن مجید جلانے اور شہید کرنے کی اطلاعات نے ماحول کو مزید سوگوار بنا دیا ہے۔ لہذا ملک کے امن پسند و سنجیدہ حلقوں کو ان دونوں فرقوں کے نظریات و حکامات کو سمجھنے اور ان سے خبردار ہونے کی ضرورت ہے۔

• جبکہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ بلا در رعایت امن عامہ کے تحفظ کے مؤثر اقدامات کرے اور ظالموں گستاخوں کو صحیح طریقہ پر تباہ کرے اپنی دینی دنیاوی اخلاقی و قانونی ذمہ داری پوری کرے۔

• انہوں نے اپنے گھر سے کسی ملزم کے گرفتار ہونے کی تردید کی ہے۔

اتحاد بین المسلمین شیعہ و ہابیہ اور فرقہ مسلحانہ

صحابہ کرام کے متعلق نام بنام تبرا بازی و بدزبانی کرنا ہے۔ بیکران پاکبازان امت کے ایمان کا ہی انکار کرنا ہے۔ آخر انہیں کس طرح مسلمین میں شامل کیا جائے۔ اور کس بنیاد پر انہیں گلے لگایا جائے۔ اور ان کے ساتھ اتحاد کا ڈھونگ رچایا جائے۔ کیا اتحاد بین المسلمین و اتحاد امت کے داعی اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے باپ جتنی بھی غیرت نہیں رکھتے۔ کہ ان کے دشمنوں کے ساتھ اتحاد کی ترغیب دے رہے ہیں۔

جس مذہب کے بنیادی عقائد میں اصحاب پیغمبر کو گالی دینا عبادت ہوا ہے مسلمان جانا یا ان کے ساتھ اتحاد کرنا بے غیرتی اور بے حیائی کی انتہا ہے

یا نہیں؟ مزید برآں۔ تصویر کا دوسرا رخ یہ بھی ہے۔ کہ جب

”سپاہ صحابہ“ کے موقف کے مطابق شیعہ کے ساتھ اتحاد کے متعلق اس وقت ایک لمحہ کیلئے بھی سوچا نہیں جاسکتا۔ جینک وہ توبہ نہ کریں تو اسی موقف۔ کی بنا پر خود دینا نہ دہابیہ کے ساتھ اہل سنت و جماعت

کا اتحاد کیسے ہو سکتا ہے۔ اور انہیں منہین و اہل سنت و جماعت میں کس طرح شامل کیا جاسکتا ہے۔ جینک کہ دیوبندی وہابی فرقہ اپنی بقیہ کی توہین رسالت اور گستاخانہ عبارات سے توبہ نہ کرے۔

زیادہ نہیں:- تو کم از کم سپاہ صحابہ کو اپنے ممدوح و پیشوا۔

مولوی اسماعیل دہلوی کی رسوائی زمانہ کتاب ”تقویت الایمان“ و ”مراط مستقیم“

کی درجہ دین گستاخانہ عبارات پر ہی غور کرنا چاہیے۔ اور ان گستاخانہ

عبارات پر اظہار مذمت کے علاوہ گستاخانہ شیعہ لٹریچر کی مضبوطی کے

مطالبہ کے ساتھ ساتھ ”تقویت الایمان“ و ”مراط مستقیم“ جیسی گستاخانہ دیوبندی

وہابی کتب کی مضبوطی کا بھی مطالبہ کرنا چاہیے ورنہ سپاہ صحابہ کی منافقانہ

پالیسی کے پیش نظر یہ بجا طور پر کہا جاسکتا ہے کہ ناموس رسالت و

شان مصطفوی کے تحفظ کی بجائے سپاہ صحابہ کا محض ناموس صحابہ

کے تحفظ کا پراسپیڈا۔ اخلاص کی بجائے خود غرضی و مفاد پرستی پر مبنی ہے۔

علماء دیوبند۔ کی تنظیم ”سپاہ صحابہ“ کا ترجمان ماہنامہ ”خلافت راشدہ“ رقم طراز ہے۔ کہ اتحاد بین المسلمین کی ضرورت اور اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا لیکن موجودہ دور میں اتحاد بین المسلمین کا فقرہ صرف اور صرف ایک غیر مسلم گروہ کو شعوری یا غیر شعوری طور پر مسلمان ظاہر کرنے کی ناکام کوشش ہے۔ اس دھرتی پر شیعیت کے نام سے ایک گروہ موجود ہے۔ یہ گروہ ہندو سکھ اور عیسائی سے بھی بڑا کافر ہے۔ کیونکہ اس گروہ کے بنیادی عقائد میں یہ بات داخل ہے کہ کائنات میں سب سے زیادہ برے دو آدمی ہیں وہ دونوں البکر و عمر ہیں (نعمو باللہ) شیعہ کی بنیادی البکر عمر عثمان معاویہ کی دشمنی ہے آپ اندازہ کریں۔ جس مذہب کے بنیادی عقائد میں اصحاب پیغمبر کو گالی دینا عبادت ہوا ہے مسلمان جانا یا ان کے ساتھ اتحاد کرنا بے غیرتی اور بے حیائی کی انتہا ہے یا نہیں؟ آج آپ کے والد کو کوئی شخص گالی

نکالے تو والد کی غیرت رکھتے ہوئے اس شخص کو مارنے پر کمر بستہ ہو

جاتے ہیں کیا آپ اصحاب رسول کی والد جتنی بھی غیرت نہیں رکھتے

کہ ان کے دشمنوں کے ساتھ اتحاد کی ترغیب دے رہے ہیں۔

سپاہ صحابہ۔ پاکستان ایک واضح موقف یہ رکھتی ہے کہ کسی اور غیر مسلم

(ہندو، سکھ، عیسائی) کے ساتھ اتحاد کے بارے میں غور کیا جاسکتا ہے

لیکن شیعہ کے ساتھ اتحاد پر اس وقت تک ایک لمحہ کے لئے بھی سوچا

نہیں جاسکتا جب تک وہ توبہ نہ کریں۔

”رضائے مصطفیٰ:-“ سپاہ صحابہ کے ترجمان نے اتحاد بین المسلمین

کے مسئلہ پر جو گفتگو کی ہے۔ اور جو موقف اختیار کیا ہے۔ وہ بہت اہم

اور قابل غور ہے۔ اور ارباب اقتدار اس قسم کے دوسرے صحیحی لوگ

جو اتحاد بین المسلمین کا راگ الاپتے رہتے ہیں۔ انہیں اس بات کا جواب

دینا چاہیے۔ کہ جن لوگوں کا مذہب ہی بہترین امت کے سرفہرست حضرت

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اتحاد کی ضرورت اور اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا لیکن موجودہ دور میں اتحاد بین المسلمین کا فقرہ صرف اور صرف ایک غیر مسلم گروہ کو شعوری یا غیر شعوری طور پر مسلمان ظاہر کرنے کی ناکام کوشش ہے۔ اس دھرتی پر شیعیت کے نام سے ایک گروہ موجود ہے۔ یہ گروہ ہندو سکھ اور عیسائی سے بھی بڑا کافر ہے۔ کیونکہ اس گروہ کے بنیادی عقائد میں یہ بات داخل ہے کہ کائنات میں سب سے زیادہ برے دو آدمی ہیں وہ دونوں البکر و عمر ہیں (نعمو باللہ) شیعہ کی بنیادی البکر عمر عثمان معاویہ کی دشمنی ہے آپ اندازہ کریں۔ جس مذہب کے بنیادی عقائد میں اصحاب پیغمبر کو گالی دینا عبادت ہوا ہے مسلمان جانا یا ان کے ساتھ اتحاد کرنا بے غیرتی اور بے حیائی کی انتہا ہے یا نہیں؟ آج آپ کے والد کو کوئی شخص گالی نکالے تو والد کی غیرت رکھتے ہوئے اس شخص کو مارنے پر کمر بستہ ہو جاتے ہیں کیا آپ اصحاب رسول کی والد جتنی بھی غیرت نہیں رکھتے کہ ان کے دشمنوں کے ساتھ اتحاد کی ترغیب دے رہے ہیں۔ سپاہ صحابہ۔ پاکستان ایک واضح موقف یہ رکھتی ہے کہ کسی اور غیر مسلم (ہندو، سکھ، عیسائی) کے ساتھ اتحاد کے بارے میں غور کیا جاسکتا ہے لیکن شیعہ کے ساتھ اتحاد پر اس وقت تک ایک لمحہ کے لئے بھی سوچا نہیں جاسکتا جب تک وہ توبہ نہ کریں۔ ”رضائے مصطفیٰ:-“ سپاہ صحابہ کے ترجمان نے اتحاد بین المسلمین کے مسئلہ پر جو گفتگو کی ہے۔ اور جو موقف اختیار کیا ہے۔ وہ بہت اہم اور قابل غور ہے۔ اور ارباب اقتدار اس قسم کے دوسرے صحیحی لوگ جو اتحاد بین المسلمین کا راگ الاپتے رہتے ہیں۔ انہیں اس بات کا جواب دینا چاہیے۔ کہ جن لوگوں کا مذہب ہی بہترین امت کے سرفہرست حضرت

اور اس سے صرف سیاسی راہ ہموار کرنا مقصود ہے۔

بہر حال۔ بعض گستاخانہ عبارات قابلِ توجہ ہیں • خدا تعالیٰ
مکرم بھی کرتا ہے۔ لکھا ہے۔ "اللہ کے مکر سے ڈرنا چاہیے" (تقویتہ الایمان ص ۵۵)

• اللہ جھوٹ بول سکتا ہے اور ہر انسانی نقص و عیب اس کے لئے ممکن
ہے۔ (یک روزہ ص ۱ ملخصاً) • غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار

میں ہو۔ جب چاہے کر لیجئے۔ یہ اللہ صاحب کی ہی شان ہے (تقویتہ ص ۱۲۲)

گویا اللہ کا علم قدیم و لازم نہیں۔ چاہے تو دریافت کر لے چاہے تو بے علم
رہے اور اس کے لئے غیب غیب ہی رہے۔ والیاء باللہ۔ یہ ہیں

ان لوگوں کے نعرۂ توحید کے کرشمے۔ اللہ کے علم قدیم کا انکار اور زمان
و مکان و جھوٹ و مکر کا اثبات • رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا

نماز میں خیال بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے
کئی مرتبہ زیادہ بُرا ہے۔ (مراط مستقیم فارسی ص ۹۵ اردو ص ۲۰) • "ہر

مخلوق بڑا ہوا چھوٹا اللہ کی شان کے آگے چہرے سے بھی زیادہ ذلیل
ہے۔" (تقویتہ الایمان ص ۵۵) • انسان آپس میں سب بھائی ہیں۔

جو بڑا بزرگ (نبی۔ ولی) وہ بڑا بھائی ہے۔ اس کی بڑے بھائی کی سی
تعظیم کیجئے۔" (تقویتہ ص ۵۷) • "بندے بڑے ہوں یا چھوٹے سب یکساں

بے خبر ہیں اور نادان ... ایسے عاجز لوگوں کو پکارنا محض بے انصافی
ہے۔ کہ ایسے بڑے شخص (خدا) کا مرتبہ ایسے ناکارے لوگوں کو ثابت

کیجئے۔" (تقویتہ ص ۲۹-۳۰) کیا دیوبندی وہابی مذہب کے سوا اللہ کو

شخص اور انبیاء اولیاء کو بے خبر نادان ناکارے کہنے کا

کوئی مسلمان تصور کر سکتا ہے؟ • اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے۔ کہ

ایک آن میں ایک حکم کن سے چلے ہے تو کروڑوں نبی اور ولی اور جن
اور فرشتہ جبرائیل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر پیدا کر ڈالے۔

(تقویتہ ص ۳) مرثیوں نے ایک کو کھڑا کیا۔ وہابیوں کے ہاں کروڑوں
کا امکان ہے • جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں (تقویتہ ص ۵۵)

• رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔" (تقویتہ ص ۵۷) • جیسا ہر قوم کا

چودھری اور گاؤں زمیندار۔ ان معنوں کو ہر پیغمبر اپنی امت کا سرکار

(بے اختیار) ہے۔" (تقویتہ ص ۵۷) • کسی بزرگ (نبی ولی) کی

شان میں زبانِ سنبھال کر بولو اور جو بشر کی سی تعریف ہو۔ وہی کرو

اس میں بھی اختصار ہی کرو۔" (تقویتہ ص ۵۸) • حضور صلی اللہ علیہ وسلم

پر بیتان باندھتے ہوئے آپ کی طرف سے لکھا کہ میں بھی ایک دن

مرکزِ مٹی میں ملنے والا ہوں۔" (تقویتہ ص ۵۸) دیوبندی وہابی مذہب

کے علاوہ کوئی مسلمان آپ پر چھوٹا بیتان باندھنے اور آپ کو مردہ

و مٹی میں ملنے والا کہنے کی جرأت کر سکتا ہے؟ ذرۂ ناچیز محمد

• سب انبیاء اور اولیاء اُس (اللہ) کے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر

ہیں۔" (تقویتہ الایمان ص ۶۸ مطبوعہ دہلی۔

کیا۔ مذکورہ خرافات میں توہین و تحقیر کی کوئی کسر رہنے دی ہے؟

مزید تفصیل۔ دیوبندی وہابی گستاخانہ عقائد کو جاننے کیلئے۔

مکتبہ رضائے مصطفیٰ گوچر نوالہ سے اشتہارات۔

• علماء دیوبند کے لرزہ خیز عقائد و مسائل کا بیان

• قلیبان تھانہ بھون میں

• سردار اہلحدیث کے خلاف فیصلہ مکہ گامیان

• اور وہابیت کا پوسٹارٹم و غیرہ طلب فرمائیں۔ ہدیہ فی شہار کیپٹ

سپاہ صحابہ۔ واس کے ماہنامہ ترجمان کو شان الوہیت اور

ناموس رسالت و تعظیم شان نبوت کو سامنے رکھ کر مذکورہ خرافات

و اپنے مکتب فکر کی دوسری گستاخانہ کتب کا بھی بنظر انصاف جائزہ

لینا چاہیے۔ اور گستاخانہ شیعہ لطیخ کے بالمقابل گستاخانہ دیوبندی

وہابی لطیخ کو بھی ترازو میں تولنا چاہیے۔ کہ گستاخ و بے ادب ہونے

کے لحاظ سے دونوں میں وجہ فرق کیا ہے؟ بلکہ شان الوہیت و شان

رسالت کی توہین و تمقیص پر شتمی ہونے کے باعث کیا دیوبندی وہابی لطیخ

شیعہ لطیخ کی بہ نسبت کہیں زیادہ گستاخی و دلآزاری پر شتمی نہیں؟ اور اگر

ہے اور یقیناً ہے تو پھر گستاخانہ شیعہ کتب کی ضبطی کے مطالبہ کے ساتھ

دیوبندی لطیخ کی ضبطی کا مطالبہ کیوں نہیں ہوتا۔ اور اس سے توبہ کا اعلان کیوں نہیں کیا جاتا۔

سپاہ صحابہ کی قلعی کھل گئی

سپاہ صحابہ ختم قل اور یوم شہادت

علماء دیوبند کی تنظیم سپاہ صحابہ کے رہنما مولانا مختار سیال کی رسم قل جامعہ مسجد جنگ میں ادا کی گئی۔ مولانا اعظم طارق ایم این اے

نے خطاب کیا۔ (روزنامہ پاکستان - نوائے وقت لاہور ۱۹ جون ۱۹۹۲ء) "سپاہ فوجی کی رسم قل مقامی مسجد جنگ میں ادا کی گئی۔ مولانا اعظم

طارق سمیت لوگوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔" (نوائے وقت لاہور ۱۸ جون ۱۹۹۲ء) • جمعیت علماء اسلام کے مولانا محمد اجمل خلیل (دیوبندی نے

مطالبہ کیا ہے۔ کہ خلفاء راشدین کے ایام سرکاری طور پر منائے جائیں۔" (روزنامہ جنگ لاہور ۲۰ جون ۱۹۹۲ء)

• سپاہ صحابہ کے سربراہ ضیاء الرحمن فاروقی نے اعلان کیا ہے کہ یوم محرم کو حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا یوم شہادت منایا جائے گا۔ اور جلوس بھی نکالے جائیں گے۔ (نوائے وقت لاہور ۲۲ جون ۱۹۹۲ء)

تختہ قل :- ایام خلفاء راشدین و یوم فاروق اعظم منانے اور جلوس نکالنے کے بعد یوم میلاد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) منانے جلوس مبارک نکالنے اور یوم عرس و ختم جہلم و گیارہویں شریف منانے

میں اب کونسی رکاوٹ باقی ہے۔ اور۔ مسلک اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی حقانیت و صداقت میں اب کیا شبہ ہے۔ علمائے دیوبند

اس بات کا معقول و مدلل جواب دیں۔ فرقہ پرستی و اکابر پرستی نہ کریں۔ اور دونوں طرف کے عوام کو دھوکہ نہ دیں۔

رسالہ حق چارباہ نے انکشاف کیا ہے کہ مشہور خارجی (یزیدی) عظیم الدین کی کتاب حیات "سیدنا یزید" میں مولوی عبداللہ خطیب مسجد اسلام آباد کا تہ

تائیدی خط چھپا ہے۔ اسمیں مولوی عبداللہ نے اپنا اور مولوی غلام خاں کا یزیدی ہونا اور اقلیت کرنا بدیں الفاظ لکھا ہے کہ شیخ القرآن (غلام خان) بھی حضرت

امیر یزید رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں وہی عقیدہ رکھتے ہیں جو ہمارا ہے۔ لیکن وہ بھی میری طرح بر ملا اظہار بیوجہ نہیں کرتے۔" (رسالہ حق چارباہ اگست ۱۹۹۲ء)

اور یوں نے مجرموں کے ساتھ مل کر کوئی کاروائی نہیں کی حکومت کو تحقیق کا تقاضا پورا کرنا چاہیے۔ (قاضی عبدالحمید کوٹ چھٹہ تحصیل ضلع غازیخان)

سپاہ صحابہ کے گستاخانہ ظالمانہ کردار کے اور خبر ملاحظہ فرمائیں۔ اور سنی بریلوی حقارت ان لوگوں سے ہوشیار و

جوانمرد سیکرٹری فہیم اختر حقانی نے سپاہ صحابہ کے انجمن طلباء اسلام ڈیرہ غازیخان کے ضلعی ناظم قاضی ذوالفقار حسین پرقاتلانہ حملہ کے واقعہ پر گہرے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ

سپاہ صحابہ :- کی قلعی کھل چکی ہے • ایک طرف تو اتحاد اہلسنت کی بات کی جاتی ہے اور دوسری طرف ہمارے کارکنان کو تشدد کا نشانہ

بنایا جاتا ہے۔ انہوں نے ضیاء الرحمن فاروقی سرپرست اعلیٰ سپاہ صحابہ سے کہا ہے کہ اس واقعہ کا سختی سے نوٹس لیا جائے۔ (نوائے وقت لاہور ۲۳ جون ۱۹۹۲ء)

منظوم والد کی فریاد :- میرے نوجوان بیٹے پر سپاہ صحابہ والوں نے قاتلانہ حملہ کر دیا۔ ۳۰ ستمبر کو میرا لڑکا قاضی ذوالفقار حسین جھوک روڈ کوٹ چھٹہ میں طلباء اجتماع کے لئے جلا ہوا تھا۔ راستے میں ایک شخص نے چاقو نکال کر میرے لڑکے پر حملہ کر دیا۔ اصغر عرف مجھ (رہنما سپاہ صحابہ) نے ٹانگوں سے پکڑ کر نیچے گر دیا اور وہاں پر لگوں اور لڑاتوں سے مارا شروع کر دیا۔ اس دوران میرا لڑکا بے ہوش ہو گیا۔ ہوش آنے کے بعد سپاہ صحابہ کے غندلوں نے اس پر دوبارہ حملہ شروع کر دیا اور زور سے پیٹتے رہے کہ دوبارہ بریلویوں کا ساتھ دو گے؟ اس نے کہا کہ تم مجھے چاہے قتل کر دو لیکن میں بریلوی ہوں اور رہوں گا۔ پھر لڑکا ان کے چنگل سے نکل کر شرک بر گیا تو ظالموں نے وہاں بھی اس کا پیچھا نہ چھوڑا۔ میرا لڑکا سینکڑوں لوگوں کے سامنے خون میں لت پت ہو کر گر پڑا۔ سپاہ صحابہ کے شریف غندے ہاتھوں میں چاقو لہراتے ہوئے بھاگ گئے۔ وہاں سے اٹھار لوگ ہسپتال لے گئے۔ وہ تین دن تک بے ہوش رہا۔ ڈاکٹروں اور پولیس نے مجرموں کے ساتھ مل کر کوئی کاروائی نہیں کی حکومت کو تحقیق کا تقاضا پورا کرنا چاہیے۔ (قاضی عبدالحمید کوٹ چھٹہ تحصیل ضلع غازیخان)

قرآن پاک جلانے کے ملزموں پر فساد جرم عامہ

چینیوٹ۔ جامع مسجد صدیق اکبر محلہ گڑھا چینیوٹ میں قرآن پاک جلانے کے الزام میں گرفتار ملزموں صدر سپاہ صحابہ چینیوٹ ملک خلیل احمد پیش الم جامع مسجد صدیق اکبر مولوی محمد اکرم بلال اور غلام محمد کو ایچ او ٹی نے گزشتہ روز انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت میں پیش کیا۔ عدالت کے جج جسٹس فخر الدین نے استغاثہ کی سماعت کے بعد پانچوں ملزموں پر فرد جرم عامہ کر دی گئی۔ (نوائے وقت لاہور ۲۵ اکتوبر ۱۹۹۷ء)

لرزہ خیز بیان:- لاہور نامزدہ جگہ (وزیر اعلیٰ پنجاب غلام حیدر وائیں نے کہا ہے کہ...) یہ واقعہ درست ہے جامع مسجد صدیق اکبر جس کو گڑھا مسجد چینیوٹ کہتے ہیں۔ اس میں قرآن پاک کی بے حرمتی کے واقعات ہوئے۔ ۱۵ جولائی کو نماز ظہر کے بعد مسجد سے ملحقہ کمرے میں دھواں اٹھنا دیکھا گیا۔ معلوم ہوا کہ قرآن پاک کے نسخوں کو آگ لگائی گئی ہے۔ ابتدائی تفتیش کے بعد معلوم ہوا کہ محمد بلال (جو کہ سیدو خادم مسجد کا بیٹا ہے) نے ان واقعات کو خود تسلیم کر لیا۔ اس نے کہا یہ اس لئے کیا گیا کہ چینیوٹ میں بھی جھنگ جیسے حالات پیدا کئے جائیں۔ اس نے مولوی محمد اکرم غلام محمد شفیع عبدالعزیز اور امیر خلیل صدر سپاہ صحابہ چینیوٹ کے نام بتائے۔ اس نے کہا ان افراد کے کہنے پر میں نے ایسا کیا۔

وزیر اعلیٰ نے بتایا کہ پولیس نے محمد بلال کو ۱۵ ستمبر کو گرفتار کیا اس کی عمر ۱۴ سال ہے۔ وہ دیوبندی مسلک کا ہے اس کی رپورٹ پر مولوی محمد اکرم اور غلام محمد کو بھی گرفتار کیا گیا اور انہوں نے اپنا جرم تسلیم کر لیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم بلال کو قرآن پاک کو آگ لگانے کے لئے بھیجتے رہے تاکہ چینیوٹ میں جھنگ جیسی صورت حال پیدا کی جائے۔ (جنگ بندی)

فیصل آباد:- قرآن پاک کو نذر آتش کرنے کے سامنے میں ملوث محمد فاروق آبادی مسجد کے خطیبے باڈی گارڈ محمد امین عرف بھلا کو پولیس نے گرفتار کر کے ان کا جہان ریاضہ گرفتار کیا اور وہ سب کو یا ملزم نے ابتدائی تفتیش کے دوران انکشاف کیا کہ شیطانی حرکت ملزمین نے اس کے بھائی اور اس کے خادم نے کی تھی مسجد دارانہ بنکر کے مجھے پیر مقرر کیا گیا۔ (نوائے وقت ۲۹ ستمبر ۱۹۹۷ء)

ضلع رحیم یار خاں:- موضع قیصر چوہان مدرسہ عربیہ اولیہ نظامیہ اڈہ فتح پور پنجاب کے مہتمم اور جامع مسجد نورانی کے خطیب علامہ قاری مولانا صدیق اویسی پر رحیم یار خاں کی مشہور مارکیٹ بانو بازار میں ۱۹ دسمبر کو ساڑھے تین بجے سپاہ صحابہ کے چار مسلح افراد نے ہلکار کر کہا کہ آج تمہیں عظمت رسول کا پاسبان بننے اور المدد یار رسول اللہ کے نعرے لگانے کا زمانہ چکا ہے ہیں۔ یہ کہہ کر انہوں نے مولانا کو گریبان سے پکڑ کر اپنے دفتر میں لے جانے کی کوشش کی۔ لیکن مولانا نے اپنی ہمت کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان کی کوشش ناکام بنادی۔ پھر انہوں نے مولانا موصوف کو مارنا شروع کیا۔ اور اینٹوں سے زخمی کر دیا اور پستول نکال کر بازار والوں کو دھمکی دی کہ جس نے آگے آنے کی کوشش کی اس کو اڑا دیں گے۔ پھر اس غنڈہ گردی کے بعد اپنے دفتر میں چلے گئے۔ اس واقعہ کے بعد اہلسنت میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی اور اس غنڈہ گردی کے خلاف سخت احتجاج کیا گیا۔ (صوفی محمود حسن اویسی رحیم یار خاں)

دریہ غازی خاں:- (رپورٹ سیکرٹری سپاہ مصطفیٰ) کے علاقہ گدائی میں بہر سال سے اہلسنت و جماعت بریلوی مکتب فکر کی محمدی مسجد جو کہ "انجمن سپاہ مصطفیٰ" کے زیر اہتمام تھی۔ ۱۹ جون کو نماز جمعہ کے وقت اسلحہ سے مسلح ہو کر سپاہ صحابہ کے عہدیداروں اور کارکنوں نے مسجد پر حملہ کر دیا۔ جس سے کئی نمازی زخمی ہو گئے۔ ضلعی انتظامیہ فوری طور پر موقع پر پہنچی اور حملہ آور سپاہ صحابہ کے مجرموں کے ساتھ امن پسند سپاہ مصطفیٰ اہلسنت کے سات افراد کو بھی گرفتار کر لیا۔ اور مسجد کو سیل کر دیا۔ یہ واقعہ لمحہ فکریہ ہے ان بریلوی اہلسنت کے لئے جو سپاہ صحابہ کے لئے نرم گوشہ رکھتے ہیں۔ سینو۔ اس دہشت گرد ٹولے سپاہ صحابہ کی منافقانہ روش سے خبردار رہو۔ جو بوقت ضرورت سینوں کو ساتھ ملانے اور انے زیر قیادت رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور جب اپنا کچھ غلبہ دیکھیں تو سینوں کے ساتھ دہشت گردی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

ضیاء القاسمی جواب دیں۔ یہ سپاہ صحابہ کی کامیابی ہے یا کامی

جیسا کہ پہلے تفصیل سے بیان ہوا کہ نئی ولایت اور دیوبندی بریلوی اختلافات میں دن مقرر کرنا۔ بزرگوں کی سالانہ یاد منانا۔ عرس و گیارہویں وغیرہ کا اہتمام کرنا نہ کرنا بھی بہت اہم مسائل میں سے ہے۔ اور دیوبندی ولایتی مکتبہ میں مذکورہ معمولات بلکہ یوم میلاد النبیؐ تک منانا اور محفل میلاد کرنا سخت بدعت و ناجائز اور شدید گمراہی کا باعث ہے۔ اس سلسلہ میں دیوبندی کتبہ "فتاویٰ رشیدیہ" (ابراہین قاطعہ علی کراہتہ المروج من المولود و الفاتحہ مولوی سرفراز گکھڑی کی کتاب "راہ سنت" اور مولوی ضیاء القاسمی دیوبندی کا رسالہ "نتیجہ شریف" کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔ بلکہ یوم میلاد النبیؐ کے متعلق تو یہاں تک بغض و خبیثت کا گستاخانہ مظاہرہ کیا گیا کہ "یہ ہر روز اعادہ ولادت کا تو مثل ہندو کے سانگ کنہیا کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں۔ یا مثل روافض کے نقل شہادت اہل بیت ہر سال کرتے ہیں معاذ اللہ سانگ آپ کی ولادت کا ٹھہرا... بلکہ یہ لوگ اس قوم سے بڑھ کر ہٹوئے۔ وہ تاریخ معین پر کرتے ہیں۔ ان کے یہاں کوئی قید ہی نہیں۔ جب چاہیں۔ یہ خرافات فرضی بتاتے ہیں۔"

(ابراہین قاطعہ ص ۱۲۸ مصدقہ رشید احمد گنگوہی)

لیکن :- اب دیوبندی علماء کی تنظیم "سپاہ صحابہ" نے اپنی دین فروش و سیاسی مفادات کے حصول اور سستی شہرت کیلئے نہایت ابن الوقتی و تقیہ بازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے۔ نہ صرف ایام ظہارِ راشدینؐ منانے کا حکومت سے مطالبہ شروع کر رکھا ہے۔ بلکہ عملاً ایام ظہارِ راشدینؐ منانا اور ایام شہادت و وفات پر جلوس نکالنا بھی معمول بنا لیا ہے۔ یہاں تک کہ گذشتہ دنوں۔ سپاہ صحابہ نے اعلان کیا کہ ہم یکم محرم کو یوم عمر فاروق اعظم (رضی اللہ عنہ) پر جلوس نکالیں گے۔ اور اگر ہمیں اس سے روکا گیا۔ تو ہم ۱۰ محرم کو

اہل تشیع کے نامی جلوس بھی نہیں نکھنے دیں گے۔ مگر عین موقع پر سپاہ صحابہ کے لیڈروں اور وزیر اعلیٰ پنجاب کے مابین یہ سودا یا چھوڑ طے پایا۔ کہ سپاہ صحابہ ولے یکم محرم کو جلوس نہیں نکالیں گے اور یکم محرم کو پنجاب میں آئندہ سرکاری تعطیل ہوگی۔ چنانچہ یہ یکم محرم کو یوم فاروق اعظم منانے کے اس اعلان و تفصیل کی منظوری پر چیئرمین "سپاہ صحابہ" مولوی ضیاء القاسمی (پیشوا) نے کہا ہے۔ کہ یہ اعلان سپاہ صحابہ کی بڑی کامیابی ہے (دوائے وقت لاہور ۱۹ جون ۱۹۹۴ء) حالانکہ یہ محض بیوقوف بننے اور نادانوں کو بیوقوف بنانے والی بات ہے۔ اسلئے کہ جب دن مقرر کرنا اور سالانہ یوم وفات و عرس "یوم میلاد النبیؐ" تک دیوبندی مذہب میں محض بدعت و گمراہی طے پا چکا ہے۔ تو پھر اپنے اکابر کو جھٹلانا دیوبندی مذہب کا خون کرنا اپنے آباؤ اجداد کے دین کو بیچنا اور اپنے یکم محرم کے جلوس بند کرنے اور نامی جلوسوں کے تحفظ کے لئے انتظامیہ سے تعاون کرنے کی شرط پر یکم محرم کی تعطیل کی منظوری حاصل کرنا کسی بھی عالم و عاقل کے نزدیک کامیابی نہیں بلکہ سرسراٹھامی ہے۔ اور بدعت و گمراہی کو کامیابی قرار دینا عقل و ایمان کا دیوالیہ ہے۔ ہاں۔ اگر یہ کامیابی ہے۔ تو مسلکِ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی اور سنیوں بریلویوں کی فتح و کامیابی ہے جن کے اصولوں کی بنیاد پر دیوبندی سپاہ صحابہ نے یوم فاروق اعظم اور ایام ظہارِ راشدینؐ منانے کا مطالبہ کیا۔ اور اپنے دیوبندی مذہب کی پسپائی و شکست اور سستی بریلوی مسلک کی فتح و کامیابی کا اعتراف کیا۔ اور اپنے مذہب کے مستون "مولانا" سرفراز گکھڑی اور قاضی مظہر حسین پکھلی کے احتجاج نصیحت کو ردی کی ٹوکری میں ڈال دیا۔ فی اللعجب۔

یوم عید :- سپاہ صحابہ کے مرکزی مدینہ شیعہ حاکم علی نے یکم محرم الحرام کو یوم فاروق اعظم کی سرکاری تعطیل پر کہا ہے کہ آج کا دن عیدِ دن ہے۔ نہایت وقت

”فرب دیا جاتے ہیں اللہ اور ایمان والوں کو اور حقیقت میں فریب نہیں مگر اپنی جانوں کو“ (القرآن پ ۲ رکوع ۲)

(رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

”سپاہ صحابہ کی ایک قلابازی۔ (یوم خلفاء راشدین کے بعد یوم امیر معاویہ)

الحمد للہ :- ہم تو ”سپاہ صحابہ“ کے مذکورہ معمولات کے نہ مخالف ہیں۔ نہ ہمیں اس سے کوئی الجھن و پریشانی ہے۔ کیوں کہ ان کا یوم منانا جلے کرنا، جلوس نکالنا جہاں سنی بریلوی مسلک کی فتح و کامیابی ہے۔ وہاں ”سپاہ صحابہ“ کے مذکورہ معمولات دیوبندی وہابی مذہب کی موت اور ان کی صریح ذلت و شکست ہے۔ مگر دیوبندی وہابی

علماء بالخصوص مولوی ضیاء القاسمی کو یہ ضرور بتانا چاہیے کہ اگر سپاہ صحابہ کے یہ معمولات جائز اور صحیح ہیں۔ تو پھر یوم غوث اعظم گیارہویں شریف منانے کچھ بخش فیض عالم مظہر نور خدا و اولیاء کرام کے ایام و اعراس منانے اور سب سے بڑھ کر یوم میلاد مصطفیٰ منانے

محافل میلاد کے انعقاد و جلوس میلاد شریف کا اہتمام کرنے پر دیوبندی وہابی علماء آسمان سر پر کیوں اٹھا لیتے ہیں۔ اور مذکورہ اہل سنت کے معمولات مبارکہ کے خلاف وہابی تباہی لکھنے کیلئے شرک و بدعت کی پیاری کیوں کھول لیتے ہیں۔ اگر۔ دیوبندی وہابی

بذہب خود ساختہ باطل مذہب نہیں تو پھر دیوبندی وہابی علماء کو یہ معمر ضرور اور جلد حل کرنا چاہیے۔ کہ یوم خلفاء راشدین و یوم امیر معاویہ

کے جواز اور میلاد و عرس و گیارہویں اور تسبیح و سوال و چہلم شریف کا دن مقرر کرنے اور ختم شریف کی ممانعت کی کونسی نص صریح و ضابطہ

شرعی ہے؟ اور سپاہ صحابہ کے معمولات کے جواز و سنی بریلوی کے معمولات کے عدم جواز میں وجہ فرق کیا ہے؟ مولوی ضیاء الرحمن فاروقی کا

مطالبہ کے علاوہ خود طرے اہتمام کے ساتھ خلفاء راشدین (رضی اللہ عنہم) کے خلاف شائع ہونے والی کتب کو ضبط کیا جائے۔ مگر اس کے ساتھ یہ مطالبہ بھی ضروری ہے کہ شان الوہیت و شان رسالت کے تابع ہونے والی کتب تقویت الایمان و حفظ الایمان۔ براہین قاطعہ و تحذیر الناس

سپاہ صحابہ :- کے نائب سربراہ مولانا محمد اعظم طارق اور شیخ محمد اشفاق نے جامع مسجد حق نواز شہید جھنگ میں سیدنا امیر معاویہ کی یاد میں منعقدہ ایک تقریب سے خطاب کیا جس میں مرکزی آفس سیکرٹری جاوید اقبال طاہر نے کہا کہ ۲۲ رجب حضرت امیر معاویہ کی وفات کا

دن ہے۔ سپاہ صحابہ کے اراکین ان کے یوم وفات پر ملک بھر میں تعزیر منعقد کریں۔ جبکہ ”سپاہ صحابہ“ کے سربراہ مولانا ضیاء الرحمن فاروقی نے پھلوان میں خطاب کرتے ہوئے کہا ہے ”حکومت کا

فرض ہے۔ کہ وہ پہلے اصحاب رسول کے خلاف شائع ہونے والی کتب کو ضبط کرے اور مصنفین کو قرار واقعی متراسے“ (نوائے وقت ۱۴ نومبر)

”سپاہ صحابہ“ :- کے دیوبندی علماء نامعلوم خوف خدا شرم نبی اور فکر آخرت سے اتنے لاپرواہ کیوں ہو گئے ہیں۔ کہ انہوں نے نہایت

تسلل کے ساتھ کذب بیانی دورخی اور مخموق خدا کو دھوکہ دہی و غلط پالیسی اپنا رکھی ہے۔ جبکہ :- دیگر اکابر و مشاہیر دیوبندی وہابی علماء

بالخصوص غیر متقلدین وہابی علماء نے بڑی ہٹ دھرمی کے ساتھ سپاہ صحابہ کی اس تقیر بازی و دوغلی پر انہیں صاف طور پر بدعتی اور گمراہ قرار دینے

اور اس روش پر ٹوٹر طور پر باز پرس کرنے کی بجائے نامعلوم مصلحت کی بنا پر ”سپاہ صحابہ“ کی منافقت و تقیر بازی میں مشارکت اختیار کر رکھی ہے

ورنہ :- کوئی با اصول اہل علم و انصاف بتلائے۔ کہ دیوبندی وہابی مسلک کی پروا ”سپاہ صحابہ“ کا یوم امیر معاویہ منانا اور یوم خلفاء راشدین منانے

کے مطالبہ کے علاوہ خود طرے اہتمام کے ساتھ خلفاء راشدین (رضی اللہ عنہم) کے خلاف شائع ہونے والی کتب کو ضبط کیا جائے۔ مگر اس کے ساتھ یہ

مطالبہ بھی ضروری ہے کہ شان الوہیت و شان رسالت کے تابع ہونے والی کتب تقویت الایمان و حفظ الایمان۔ براہین قاطعہ و تحذیر الناس

”قاضی منظر حسین“ دیوبندی کا معلوماتی تجربہ

”سیاہ صحابہ کی پسپائی“

”آغاز طوفان سے ہوا اور انجام جھاگ پر“

”سیاہ صحابہ کے قائدین نے ہماری مخلصانہ معروضات کو نظر انداز کر دیا اور جذبات کی رو میں بہہ کر ہر جلسہ، ہر سٹیج اور ہر جلوس میں کافر کافر، شیعہ کافر کے نعروں کی گونج پیدا کی گئی۔ دیواروں اور چوڑا ہوں پر بھی کافر کافر، شیعہ کافر کے نعرے لکھے گئے اور تخت برنجینی بے شمار کا ورد بھی شروع کر دیا گیا۔ جن کے رد عمل میں شیعوں نے بھی اودھم مچایا۔ اس کشمکش اور ٹکراؤ کے نتیجہ میں جانبین میں سے کتے ہوئے، کتے زخمی ہوئے۔ حتیٰ کہ پاکستان میں سنی شیعہ ٹکراؤ زور پکڑ گیا۔ بالآخر، گورنر پنجاب چودھری الطاف حسین نے ان فرقہ وارانہ جنگجو گروہوں پر جب مضبوط ہاتھ ڈالا اور دونوں طرف کے بڑے بڑے بڑھک مار لیڈروں کو گرفتار کر لیا تو اس کے بعد ان کی سوچ میں تبدیلی آئی۔ حتیٰ کہ سیاہ صحابہ کے مولانا اعظم طارق نے سنی شیعہ فقیہ کے حل کرنے کے لئے قاضی حسین احمد کو ثالث تسلیم کر لیا اور یوں مودودی سربراہ کو لیڈری چمکانے کا موقع مل گیا۔ وہ ایران گئے۔ خامنائی سے ملاقات کی۔ پھر منصورہ میں تحریک جعفریہ کے سربراہ مولوی ساجد علی نقوی کی قاضی حسین احمد سے ملاقات ہوئی۔ مودودی شیعہ گھٹ جوڑنے مولانا سمیع الحق صاحب سے رابطہ قائم کیا۔ ان کے ذریعہ سیاہ صحابہ کے قائدین کو اس گھٹ جوڑ میں شامل کیا گیا۔ (اور وہ پہلے بھی اس کے لئے تیار ہی تھے) اور یوں پہلی دفعہ تحریک جعفریہ اور سیاہ صحابہ کے اتحاد کی بنیاد رکھی گئی۔ ”رسالہ الحق“ میں قومی و ملی یکجہتی کا نعرہ لگا جاری کردہ جو متفقہ اعلامیہ شائع ہوا ہے اس کے نمبر ۱ کے تحت لکھا ہے کہ ”یہ اجلاس کسی بھی اسلامی فرقہ کو کافر

قرار دینے کو غیر اسلامی اور قابل نفرت فعل سمجھتا ہے۔ (اصل) اور اس کو مولانا ضیاء القامی صاحب مولانا نواز بلوچ صاحب اور جنرل سیکرٹری سپاہ صحابہ پاکستان جناب یوسف مجاہد صاحب نے تسلیم کر لیا ہے۔ اور مولانا ضیاء الرحمن فاروقی سرپرست اعلیٰ انجمن سپاہ صحابہ پاکستان اور نائب سرپرست اعلیٰ مولانا اعظم طارق نے بھی (جو روپوش ہیں) اس ملی یکجہتی کونسل کے فیصلوں کی تائید کر دی

سیاہ صحابہ کا انجام۔۔۔ سیاہ صحابہ کا آغاز طوفان سے ہوا اور انجام جھاگ پر

گویا یہ ایک بلبلہ تھا پانی کا۔ (اے سیاہ صحابہ) جس نعرے کو لے کر آپ میدان آئے اور کافر کافر، شیعہ کافر کو آپ نے سارے پاکستان میں بطور ایک مخصوص مشن کے پھیلاتا تھا اور جھنگوی مرحوم کی کیٹیں سنا سنا کر سنی جوانوں کو مشتعل کیا۔ شیعوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا اور اسی کو سیاہ صحابہ کا اصل مقصد قیامِ ظاہر کیا۔ جیسا کہ جھنگوی، فاروقی اور اعظم طارق کے سابقہ بیانات سے واضح ہوتا ہے۔ ہر جگہ آپ نے بلا ضرورت شیعوں سے تصادم کی پالیسی اختیار کی۔ سینکڑوں سنی جوان زخمی ہوئے۔ کتے قتل اور شہید ہوئے اور کتے جیلوں میں قید و بند کی زندگی گزار رہے ہیں۔ لیکن اچانک آپ حضرات نے سنی شیعہ اتحاد کی سیاست اپنائی اور ملی یکجہتی کونسل کے نام سے آپ اور شیعہ ایک ہی دین و ملت کے کارکن بن گئے۔ اس طرح سے آپ نے شیعوں کو دین و ملت کی سند دے دی اور پہلے ہی اجلاس میں آپ نے تسلیم کر لیا کہ کسی اسلامی فرقہ کو کافر نہیں کہا جائے گا۔

جن عقائد کی بنیاد۔۔۔ پر آپ کافر کافر، شیعہ کافر کے نعرے

کو ضروری سمجھتے تھے۔ یعنی عقیدہ امامت، تحریف قرآن، انکار خلافت راشدہ اور کلمہ و اذان کی تبدیلی وغیرہ تو کیا اس ملی کونسل میں شریک شیعہ علماء نے اپنے ان عقائد سے توبہ کر لی ہے۔ ہرگز نہیں



محرمین جہاد جابر سلطان کے سامنے کر حق کہتا ہے۔ حدیث پاک

نوائے وقت

نمبر - رام پور - مہینہ - مئی - کربہ

جمعرات 22 رمضان المبارک 1415ھ 23 فروری 1995ء مسلسل اشاعت کے 54 سال

تاریخی دستاویز

”یوم حق نواز کی“

حکومت نے مذاکرات کا راستہ چھوڑ کر از خود فسادات کی طرف دھکیلنے کی کوشش کی تو پورے ملک میں کرفیو نافذ کرنا پڑیگا

بانی تحریک سپاہ صحابہ کے یوم شہداء پر جسٹس لاہور اور دوسرے شہروں میں تقریبات، اعظم طارق اور دیگر مقررین کا خطاب

جسٹس (نامہ نگار) سپاہ صحابہ پاکستان کے زیر اہتمام گذشتہ روز 22 فروری کو پورے ملک میں مولانا حق نواز چغتوی شہید کا یوم شہادت انتہائی عقیدت و احترام سے منایا گیا۔ سپاہ صحابہ جسٹس کے زیر اہتمام اجراء پارک محترم حق نواز شہید میں ایک تاریخی کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے سپاہ صحابہ کے قائم مقام سرپرست اعلیٰ مولانا محمد اعظم طارق ایم اے نے کہا کہ 22 فروری کی نسبت کی وجہ سے معرفت جھنگوی شہید کی شہادت کا دن ہے اور 21 رمضان المبارک کی نسبت کی وجہ سے یہی دن حضرت علی المرتضیٰ شیر خدائی شہادت کا دن ہے۔ مولانا محمد اعظم طارق نے کہا کہ حضرت علی کی سیاسی زندگی مسلمانوں کیلئے مشعل راہ ہے۔

مسلمان قرار دیتے ہوئے رشتہ داری کی بھی پیش کش کی۔ چنانچہ ماہنامہ ”حق چار یار“ نے سوال کیا ہے کہ ”ہمارا اسلول مولانا ضیاء القاسمی اور مولانا ضیاء الرحمن فاروقی سے یہ ہے کہ جب مرید عباس یزدانی صاحب بلا خوف و ہراس لائٹ مولانا اعظم طارق کو کافر قرار دے کر ان کو واجب القتل قرار دیتے ہیں تو اس کے باوجود آپ نے یزدانی صاحب کی مٹی کیجھتی کونسل کی کینتہ کیوں منظور کی ہے کیا آپ کے نزدیک بھی اعظم طارق اسلام سے خارج اور واجب القتل ہیں اور اگر نہیں تو پھر مولانا اعظم طارق کو کافر قرار دینے والے سپاہ محمد کے سالار اعلیٰ یزدانی صاحب سے کیوں محبت کی پیشگی برٹھا ہے ہیں۔

حتیٰ کہ ان کو شادی کرنے کا بھی وعدہ دے رہے ہیں۔ مقام ہجرت ہے کہ مٹی کیجھتی کونسل میں واشگاف یہ بات کہنے والا کہ میں حضرت ابوبکر کو خلیفہ نہیں مانتا حضرت امیر معاویہ کی صریح توہین کرنے والا اور سپاہ صحابہ کے نائب سرپرست کو کافر اور واجب القتل قرار دینے والا یزدانی، قاسمی صاحب کی ایک پسندیدہ شخصیت ہیں اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اور پھر وہ شادی کی پیشکش کرنے والے مولانا ضیاء القاسمی کو بار بار ملاں کے لفظ سے یاد کرتے ہیں اور

۴۴ بلکہ اس مٹی کیجھتی کونسل کی کاروائی کو بیان کرتے ہوئے تحریک جعفریہ کے سربراہ ساجد علی نقوی صاحب نے تو واقع الفاظ میں کہہ دیا ہے کہ شیعہ عقائد صدیوں سے ہیں۔ ان میں نہ تو تبدیلی ہو سکتی ہے اور نہ ہی کسی کو تبدیلی کا حق ہے۔ اب قومی یک جہتی کونسل میں حق کو کامیابی ہوئی ہے۔ (ہفت روزہ رضا کار ۲۴ تا ۲۵ اپریل ۱۹۹۵ء) یہ نام استعمال نہ کریں :- حقیقت یہ ہے کہ سپاہ صحابہ کے زعماء نے ایک ایسا خلاف حق تاریخی فیصلہ کیا ہے۔ کہ اب ان کو یہ حق نہیں دیا جاسکتا کہ وہ سپاہ صحابہ کے مقدس نام کو استعمال کر سکیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ (ماہنامہ حق چار یار لاہور مئی ۱۹۹۵ء صفحہ ۱۸)

مولوی ضیاء القاسمی کا کردار تو بہت ہی گھناؤنا ہے جس نے نہایت ابن الوقتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے عقیدہ و ضمیر کے بالکل برعکس مٹی کیجھتی کونسل کے اجلاس میں مولانا شاہ احمد نورانی خرمیرے مخدوم میرے قائد اور عظیم الشان قرار دیا اور پھر اجلاس میں ان کے ماتحتوں کو بوسہ دیا اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ ”ساجد نقوی سے ہماری محبت کا آغاز ہو چکا ہے“ (ماہنامہ ندائے اہلسنت لاہور مئی ۱۹۹۵ء صفحہ ۱۸) رشتہ کی پیش کش بلکہ ضیاء القاسمی نے غالی شیعہ کو

”سودا بازی“ کی ایک تاریخی یادداشت (دوسری زبان)

مولوی اعظم طارق کی گرفتاری کا پیش منظر

”باجزر اٹھ“ سے معلوم ہوا ہے کہ وفاقی حکومت اور سپاہ صحابہ کے مابین مولانا اعظم طارق کی جان بخشی کے عوض مشرور معاہدے پایا گیا جس کے باعث مولانا اعظم طارق طویل روکوش رہنے کے بعد گرفتار ہوئے ہیں فرائع کے مطابق مولانا افضل الرحمن کی وساطت سے چاکر رہنما مولانا ضیاء الرحمن فاروقی نے گذشتہ دنوں زیرِ عظم پاکستان بنیٹھو سے ایک انتہائی خفیہ ملاقات کے دوران مولانا اعظم طارق کی رہائی کے سلسلہ میں مشروط استعاضہ عینی لکھنؤ کی تفصیلی بات چیت کی فاروقی کے یوں لکھنؤ کے وزیر عظم نے عظم طارق کی جان بخشی کے عوض چاکر رہنما مولانا افضل الرحمن سپاہ صحابہ کا کافر کہنے کی پابند ہو گئی ناموں بل سرخاں سے لے کر سپاہ صحابہ کی کسی کلام بنیٹھو کے سپاہی کے پالیسی کنندہ سے مولانا افضل الرحمن تیر کر کے مولانا فاروقی عظم طارق ضیاء الرحمن کے دستخط ہوئے فضل الرحمن اور فخر الرحمن کو ضامن بنایا گیا ہے۔ (روزنامہ خبریں لاہور ۲۶ جون ۱۹۹۵ء)

”سرکاری مہمان“ کو ٹوٹا ہونے میں سب سے زیادہ شہرت

حاصل کرنے والے نواز کھوکھر نے ان دنوں سرحد کے ارکان سے رابطوں اور ہراس شخص یا رہنما کو حکومت کے سامنے جھکانے کا گویا ٹھیکہ لے رکھا ہے۔ بلکہ اب نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ مولانا اعظم طارق ایم ایچ کے کو بھی گرفتاری پیش کرنے تک کے معاملات انہی کی وساطت سے طے ہوئے۔ نواز کھوکھر نے پرل کانٹہ نیشنل ہسٹل پشاور میں مولانا اعظم طارق سے ملاقات کی اور ان تمام معاملات انہی کے ذریعے طے ہوتے رہے۔ مولانا ضیاء الرحمن اسمی اور ان کے ساتھی دو روز تک فیڈرل لاج کے دو کمرے میں سرکاری مہمان کی حیثیت سے رہے انہوں نے وزیر اعلیٰ سرحد آفتاب احمد خاں شیرپاؤ سے ملاقات کر کے ان سے طے ہونے والے معاملات اور مولانا اعظم طارق کی رہائی کے سلسلہ میں بہت چیت کی یوں حاجی نواز کھوکھر کو صوبہ حدک سیاست میں دخل اندازی کا پورا پورا موقع مل رہا ہے۔ (روزنامہ خبریں یکم جولائی ۱۹۹۵ء) • وزیر اعظم منیر

بھٹو کی جانب سے گرین سگنل ملنے پر مولانا اعظم طارق کو صوبہ سرحد حکومت کے تعاون لاہور لایا گیا جہاں انہوں نے نصف گھنٹے سے زائد وزیر اعظم منیر بھٹو کے کچھ لوگوں اور کچھ دو گنی بنیاد پر گفتگو کی اور رہائی حاصل کی (روزنامہ خبریں لاہور ۹ اگست ۱۹۹۵ء)

طعنہ زنی کے طور پر کہتے ہیں۔ کہ۔ آج حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ادنیٰ سپاہی کو حضرت ابوبکر کے پرکاروں نے رشتہ دینے کا اعلان کر دیا ہے۔ یعنی جس طرح حضرت ابوبکر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی بیٹی دے دی تھی۔ اسی طرح حضرت ابوبکر کے پرکار ضیاء الرحمن اسمی صاحب اپنے گھر کا رشتہ دے رہے ہیں۔ طے بسوخت عقل نہیتر کہ اس پر بوجہ تعجبیت بزدانی صاحب بار بار شیعہ مسلمان کے الفاظ دہرا رہے ہیں اور مولانا ضیاء الرحمن اسمی صاحب نے ملی کونسل کے اجلاس کے اختتام پر یہاں تک فرما دیا کہ ”یہ ملی کونسل ایک بہت بڑا سایہ دار درخت بن کر تمام مسلمانوں کو سایہ بخشے گا۔ علامہ ساجد نقوی سے ہمیں پیار ہو گیا ہے۔ جب بھی ہم اتحاد کی بات کرتے ہیں۔ ان کے لبوں پر ہلکی ہلکی مسکراہٹ ہوتی ہے۔“

”حق چار یار“۔ نقوی صاحب کے ہونٹوں پر مسکراہٹ کیوں نہ ہو۔ جب کہ آپ نے ان کو ملی کونسل میں شامل کر کے اپنا دینی اور اسلامی بھائی قرار دے دیا ہے۔ حالانکہ اب بھی ان کا کلمہ اسلام علی ولی اللہ وصی رسول اللہ و خلیفہ بلا فصل پر مشتمل ہے اور ان کی اذان میں بھی حضرت علی المرتضیٰ کے لیے خلیفہ بلا فصل کا اعلان ہو رہا ہے۔ باقی رہا اس ملی کونسل کا سایہ دار درخت بننا تو انہوں نے واضح کر دیا کہ ملی کونسل کے تمام ارکان ایسے کامل مسلمان ہیں کہ تمام مسلمان ان کے اسلامی سایہ میں زندگی گزاریں گے۔ کیا مولانا ضیاء الرحمن اسمی کے اس بیان کے بعد بھی ملی کونسل کی تشکیل کے سلسلہ میں یہ عذر لنگ پیش کیا جاسکتا ہے کہ یہ ملی کونسل تو مرقا من قائم کرنے کے لیے بنائی گئی ہے اور اس کا کسی کے مسلم یا غیر مسلم ہونے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ کیا مولانا ضیاء الرحمن صاحب فاروقی کے پاس اس معمہ کوئی حل موجود ہے؟ (ماہنامہ ”حق چار یار“ لاہور ۲۷ ستمبر ۱۴۱۶ھ - ماہنامہ ”حق چار یار“ لاہور اگست ۱۹۹۵ء)

دقاسی منظر حسین غفرلہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
(صلى الله عليه وسلم)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سنتی ام من نعرۃ تکبیر و رسالت می زنم
دم ز بوبکر و عمر و عثمان و حیدر می زنم
قادریم نعرۃ یا غوث اعظم می زنم
دم ز شاہ احمد رضا خاں قطب عالم می زنم

== کتاب مستطاب ==

آئینہ نجد و دیوبند

جسمیں دیوبندی وہابی عقائد باطلہ اور ان کے اعتراضات کا مدلل جواب ہے

از قلم

کاشف اسرار نجدیت مولانا محمد حسن علی صاحب رضوی (میلانی)

ذیل بہتیار :- مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب - امیر جماعت رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ
حسب فرمائش :- مجاہد السنّت مولانا محمد اکرم صاحب رضوی (کامونگی)

مکتبہ رضائے مصطفیٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ